وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ترجمان

ماہنامہ

وفاق المدارس

ملتان

جلد نمبر: ۲۲ شمارہ نمبر: ۱۰ شوال المکرّم ۱۴۴۶ھ اپریل ۲۰۲۵ء

بیاد

شمس العلماء
حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ العلماء
حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

محدث العصر
حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مفکر اسلام
حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

رئیس المحدثین
حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ

استاذ المحدثین
حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق حقانی مدظلہم
سینئر نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر اعلیٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر

مولانا محمد احمد حافظ

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

فون نمبر 061-6514525-6514526-27 فیکس نمبر 061-6539485
Email:wifaqulmadaris@gmial.com web:www.wifaqulmadaris.org

ناشر: حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری ● مطبع: اقرا اختر پرنٹنگ پریس پرانی غلہ منڈی بوہڑ گیٹ ملتان
شائع کردہ مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

طوبیٰ للغرباء: اجنبیوں کو مبارک باد ہو	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم	۳
مولانا حامد الحق حقانی کی شہادت	ادارتی نوٹ	۷
سالانہ امتحانات کے نتائج کی تقریب اجراء	احمد سراج نقشبندی	۸
القراءۃ الراشدۃ کی جدید تمارین کے ساتھ اشاعت	حضرت مولانا حسین احمد	۱۲
علمِ اصولِ حدیث کا پس منظر اور تاریخ	مولانا محمد یاسر عبداللہ	۱۵
درجاتِ تخصّص: مطلوبہ استعداد و اہداف اور راہنما امور	مولانا عبداللہ نجیب، بغورا	۲۰
تفسیر مظہری ایک تجزیاتی مطالعہ	مولانا دبیر احمد قاسمی	۳۲
طلبہ میں عربی اِنشاء و علمی مقالہ نگاری کے ذوق کی آبیاری	عبدالوہاب سلطان دِہروی	۴۲
سالانہ امتحانات کے نتائج	ادارہ وفاق	۴۶

سالانہ بدل اشتراک

بیرون ملک امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک ۳۰ ڈالر- سعودی عرب، انڈیا اور متحدہ امارات وغیرہ ۲۳ ڈالر- ایران، بنگلہ دیش ۲۰ ڈالر-

اندرون ملک قیمت: فی شمارہ: 40 روپے، زرسالانہ مع ڈاک خرچ: 540 روپے

طوبیٰ للغرباء؛ اجنبیوں کو مبارک باد ہو

خطاب: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

ضبط و ترتیب: مولانا جنید اشفاق اٹکی صاحب

گزشتہ ماہ جامعہ دارالعلوم کراچی میں بروز بدھ ۲۷ رشعبان ۱۴۴۶ھ مطابق ۲۶ رفروری ۲۰۲۵ء کو جامع مسجد دارالعلوم کراچی میں تقریباً 300 حفاظ کرام کے اعزاز میں ''تقریب تشکر'' منعقد کی گئی۔ اس مجلس میں صدر وفاق ال؛ مدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے وقیع خطاب فرمایا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ کے یہ خطابات اہل مدارس کے لیے دَلیل وبرہان کا سامان اور فکر ونظر کی پختگی کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ آج جبکہ ہر طرف اہل مدارس کو ان کے اصل مقصد ومنصب سے ہٹا کر مادیات کی پرستش کی طرف راغب کرنے کی تحریکیں چل رہی ہیں؛ حضرت والا زیدمجدہم کے یہ خطبات جادہ مستقیم کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ یہ خطاب حضرتِ والا زیدمجدہم کی نظر ثانی اور معمولی تلخیص کے بعد ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی الہ وصحبہ اجمعین اما بعد

ایک روحانی مسرت:

الحمدللہ اس وقت دل وروح کا ہر ہر گوشہ ایک عجیب روحانی مسرت سے معمور ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں ایک ایسی مجلس میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی جس میں تقریباً 300 حفاظ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جامعہ دارالعلوم کراچی کے زیر سایہ اپنا حفظ مکمل کر رہے ہیں اور انہیں آج نشانِ فضیلت عطا کیا جا رہا ہے۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔

الرحمن علم القرآن اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی توفیق سے یہ عظیم سعادت انجام پاتی ہے آپ اگر تصور کریں کہ ایک بچہ ہے اور اس کو ایک ضخیم کتاب، کسی ایسی زبان کی جسے وہ سمجھتا بھی نہیں ہے، اس سے کہا جائے کہ وہ یاد کرو

اور اسی لہجے میں کرو، جیسا کہ اس زبان کے بولنے والے کرتے ہیں تو کوئی دنیا کی کتاب، کسی کو بھی دے دی جائے، کسی بچے کو یا بڑے کو اس کے ہرگز بس میں نہیں ہوگا کہ وہ اس کو اس طرح یاد کرے۔ لیکن جیسا کہ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالی نے خود قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ ذمہ تو اللہ تعالی نے لیا تھا لیکن سبب بنا دیا ہے ان چھوٹے چھوٹے بچوں کو! کتنی بڑی سعادت ہے ان بچوں کی بھی، ان کے والدین کی بھی، ان کے اساتذہ کرام کی بھی، اس میں سب سے بڑا حصہ اساتذہ کرام کا ہے۔

حفظ کے اساتذہ کی مشکلات:

حفظ کے استاد کو جن مشکلات سے سابقہ پیش آتا ہے اور جن مسائل سے وہ دوچار ہوتا ہے، بڑی بڑی کتابوں کے پڑھانے والوں کو اتنی مشکلات نہیں ہوتیں جتنی بچے کو حفظ کرانے میں ایک استاد کو پیش آتی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالی نے یہ سعادت ان اساتذہ کرام کو عطا فرمائی ہے کہ ان کو قرآن کریم کی تعلیم میں اپنی ذمہ داری کا ذریعہ بنایا۔ **علم القرآن** تو خود فرمایا تھا، اس کا نمائندہ بنا دیا اللہ تبارک وتعالی نے اساتذہ کرام کو! سارے اساتذہ کرام کے لیے بہت ہی زیادہ سعادت کی بات ہے اور سب کو میں تہہِ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ الحمد للہ یہ اللہ تعالی کا فضل و کرم ہے، اس کا انعام ہے، سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی لوگوں کو خیر کہا **خیر کم من تعلم القرآن و علمه** اور اس میں تمام اساتذہ قابل مبارکباد ہیں۔

اگر حفاظ نہ ہوں تو؟

بھئی! آپ اس بات کو سوچئے کہ ہمارا ملک اسلامی جمہوریہ ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان! کتنی یونیورسٹیاں قائم ہیں! کتنے کالج بنے ہوئے ہیں! کتنے سکول ہیں! جن پر اربوں کھربوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ کیا کوئی ادارہ، کوئی یونیورسٹی، کوئی کالج، کوئی سکول جو سرکار کی سرپرستی میں قائم ہوا ہو، اس میں کہیں کوئی بچہ حفظ تو درکنار ناظرہ قرآن بھی پڑھنے کے قابل ہوتا ہے؟ پورے ملک میں، گلگت بلتستان سے لے کر گوادر اور پسنی تک کوئی اسکول نہیں ہے، جہاں بچے کو قرآن پڑھا دیا جائے۔ کوئی اسکول نہیں ہے جہاں حفظ کا انتظام ہو۔ دوسری طرف جب رمضان آتا ہے تو الحمد للہ کوئی ایسی مسجد آپ کو نہیں ملے گی جس میں مسجد والوں نے یہ اعلان کیا ہو کہ بھئی اس دفعہ ہم اپنی مسجد میں تراویح نہیں پڑھیں گے۔ کوئی مسجد پورے ملک کے اندر ایسی نہیں ہے جو یہ اعلان کرتی ہو کہ ہمارے پاس حافظ نہیں ہے، حافظ دے دو۔ ہر مسجد میں حفاظ ہیں، جو رجوع کرتے ہیں کہ کسی طرح ہمیں موقع مل جائے کہ تراویح سنائیں۔ ایک ایک مسجد میں پانچ پانچ، چھ چھ حفاظ پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ کہاں سے پیدا ہو رہے ہیں یہ حفاظ؟ اگر

یہ نہ ہوں تو ملک سے تراویح بند ہوجائے، اگر ان کا وجود نہ ہوتو تراویح رمضان کی ختم ہوجائے لیکن اللہ تبارک وتعالی نے حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ لہٰذا نہ کوئی اسکول، نہ کوئی کالج، نہ کوئی یونیورسٹی، نہ کوئی سرکاری ادارہ حفاظ تیار کر رہا ہے لیکن یہ دارالقرآن سے تیار ہو رہے ہیں، یہ مدرسوں سے تیار ہو رہے ہیں، یہ مکتبوں سے تیار ہو رہے ہیں، یہ مسجدوں میں چھوٹے چھوٹے مکتب بنے ہوئے ہیں ان سے تیار ہو رہے ہیں اور اللہ تبارک وتعالی ان کے ذریعے تیار کر رہا ہے۔ اب یہ سعادت اس کی ہے جو اس قبیلے کے اندر داخل ہوجائے وہ قبیلہ جس کو اللہ تعالی نے قرآن کی حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے۔ وہ قبیلہ جس کے ذریعے اللہ تبارک وتعالی اپنی کتاب کی حفاظت کروا رہے ہیں، وہ قبیلہ جو ابھی تک دین کو اپنے ہاتھوں سے، دانتوں سے مضبوط پکڑے ہوئے بیٹھا ہے۔ اس قبیلے کے سوا کہیں یہ التزام نہیں ہے۔ اب جو چاہے وہ اپنے آپ کو اس قبیلے میں شامل کر لے۔

اسلام کی غربت واجنبیت:

رسول کریم سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

بدأ الاسلام غریباً وسیعود غریباً کما بدأ، دین اجنبی بن کر آیا تھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا پیغامِ ہدایت لے کر آئے تھے تو دین اجنبی تھا، لوگ ماننے کو تیار نہیں ہو رہے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر بعد میں اللہ تعالی نے اس کو وسعت عطا فرمائی، اس کا جھنڈا پورے جزیرۂ عرب پر لہرا دیا، اس کے بعد پھر قیصر وکسری کے ممالک پر، لیکن فرمایا **وسیعود غریباً کما بدأ**، ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دوبارہ اجنبی ہوجائے گا۔ دوبارہ اجنبی ہوجانے کا نظارہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہم سے کہا جاتا ہے، مدرسوں میں بیٹھنے والوں سے، قرآن کریم پڑھنے پڑھانے والوں سے، قرآن کریم کے علوم پڑھنے پڑھانے والوں سے کہا جاتا ہے کہ تم مین سٹریم میں آجاؤ۔ مین سٹریم جو ہے وہ الحاد ہے۔ یعنی جس کو قومی رو کہا جاتا ہے، انہوں نے تسلیم کرلیا کہ انگریز کی غلامی مین سٹریم ہے۔ ہم سے کہا جارہا ہے کہ تم آؤ اس میں شامل ہوجاؤ۔ ہم اجنبی ہیں، ہم غریب ہیں۔ غریب کا معنی اجنبی، ہم اجنبی ہیں۔

اسکولوں کالجوں کے احوال:

دنیا جا رہی ہے مادے کی پرستش کی طرف۔ اور دنیا جا رہی ہے مغربی طاقتوں کی غلامی کی طرف، ساری یونیورسٹیاں، سارے کالج، ان کو دیکھو، علوم کم ہیں اور مغرب کی غلامی کا قلادہ اپنے گلے میں ڈالنا زیادہ ہے۔ کیا حال ہو رہا ہے اسکولوں میں اور کالجوں میں؟ کس طرح منشیات کا چرچا ہے ہر اسکول، یونیورسٹی اور کالج میں! کس

طرح بے حیائی ہے! کس طرح فحاشی ہے! اور سب اس لیے کہ ہم انگریز جیسے نظر آئیں۔ انگریز جیسے نظر آنے کے لیے ساری کارروائی ہو رہی ہے۔ ہم اجنبی ہو گئے۔ کہا جا رہا ہے کہ تم مین سٹریم میں آ جاؤ۔ مین سٹریم تو ہم تھے جو اللہ اور اللہ کے رسول کے متبع، فرمانبردار، ان کے راستے پہ چلنے والے، ان کا راستہ دکھانے والے ہیں، اب یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں تم مین سٹریم نہیں ہو اور ہم مین سٹریم ہیں۔ آ جاؤ ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

وسيعود غريبا كما بدأ لیکن ساتھ میں فرمایا کہ **طوبى للغرباء** خوشخبری ہے ان لوگوں کے لیے، جو آخر دور میں دین کی وجہ سے اجنبی نظر آ رہے ہوں۔

آج اگر بچے تعلیم حاصل کرنے کے لیے مدرسے میں آتے ہیں تو جو خاندان کے بہت سے لوگ دوسری طرف ہیں تو وہ کہتے ہیں بھئی! بچے کو تم نے مسجد میں، مدرسے میں بھیج دیا۔ اس کو مُلاّ بنا رہے ہو، اس کو کھانا کہاں سے ملے گا؟ اس کو روزی کہاں سے ملے گی؟ تو ان کو غریب اور اجنبی قرار دیا جا رہا ہے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری سنا دی۔ خوشخبری ہے ان غریبوں، ان اجنبیوں کے لیے! کیوں کہ ایک وقت آنے والا ہے جب یہی اجنبی قاہر اور غالب ہوں گے ان شاء اللہ تعالی۔ وقت آنے والا ہے، اللہ کے رسول کی پیشنگوئی غلط نہیں ہو سکتی، ایک وقت آئے گا، جب ساری دنیا میں اسلام ہو گا اور اسلام غالب ہو گا، قرآن کریم فرماتا ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ کون آئیں گے؟ وہ یہی اجنبی! جو آج اجنبی نظر آ رہے ہیں یہی پھر ذریعہ بنیں گے ان شاء اللہ اس انقلاب کا جو اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کے لیے مقدر فرمایا ہے۔

اجنبیوں کے قبیلے میں شمولیت کو اعزاز سمجھیں:

لہٰذا اعزاز سمجھیں اپنے لیے اس بات کو کہ ہم الحمدللہ اس قبیلے سے وابستہ ہیں، جس کو لوگوں نے اجنبی بنا دیا ہے اور قرآن اور اللہ کا رسول ان کو خوشخبری دے رہا ہے، اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو اس حقیقت کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والدین کے دلوں میں یہ بشارت بیٹھے کہ اپنے بچوں کو ہم اس راستے پر لگائیں۔ اس راستے پر لگائیں گے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی ہوئی خوشخبری کا ہم مصداق بنیں گے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اپنی رحمت سے ہمیں اسی خدمت میں لگائے رکھے اور اس میں اپنی رضا کے مطابق ظاہری اور باطنی ترقیات عطا فرمائے۔ **صلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد و على آله و أصحابه اجمعين.**

اداریہ نوٹ

مولانا حامد الحق حقانی کی شہادت

گزشتہ ماہ ۲۸ رفروری جمعہ کے روز جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں ایک خودکش حملے میں جے یو آئی (س) کے سربراہ اور جامعہ کے نائب مہتمم مولانا حامد الحق سمیت چھ افراد کو شہید کر دیا گیا۔

مولانا حامد الحق حقانی شہید حضرت مولانا سمیع الحق شہید کے بڑے فرزند تھے۔ وہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مسجد سے باہر آ رہے تھے کہ ایک سفاک قاتل نے جو پہلے سے گھات لگائے ہوئے تھا آگے بڑھ کر اپنے آپ کو بلاسٹ کر لیا، جس کے نتیجے میں مولانا حامد الحق موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ یہ نہایت افسوسناک اور اندوہناک حادثہ ہے کہ یوں ایک ممتاز عالم دین اور عالم اسلام کی معروف اسلامی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے نائب مہتمم کو شہید کر دیا گیا۔ ۲۰۱۸ء میں آپ کے والد گرامی مولانا سمیع الحق کو بھی نہایت بہیمانہ طریقے سے شہید کر دیا گیا تھا۔ آج تک ان کے قاتل گرفتار نہیں ہو سکے۔

پچھلے ایک دو ماہ میں آئے روز کسی نہ کسی علاقے سے علماء کی شہادت کی خبریں آ رہی ہیں، لگتا ہے کہ علماء کرام کا خون نہایت اَرزاں ہو گیا ہے کہ یہ بے ضرر انسان آسان ہدف ہیں۔ یہ صورت حال ہماری حکومت؛ مقتدر حلقوں اور سیکورٹی اداروں کے لیے ایک سوالیہ نشان ہے کہ ایک ایسی مملکت جس کا وجود ہی اسلام کا مرہون منت ہو اور اسی مقصد کے لیے وہ وجود میں آئی ہو، اس میں جید اور سرکردہ علمائے کرام کا پے در پے قتل ہونا اور قاتلوں کا اپنے انجام کو نہ پہنچ سکنا انتہائی تشویش ناک امر اور افسوس کی بات ہے۔ علماء کرام جو اس وطن کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہیں، انہیں چن چن کر قتل کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کی سلامتی کے محافظ اداروں کو سوچنا ہوگا کہ اگر یہی صورت حال برقرار رہی تو وطن عزیز ایک ایسے نقصان سے دوچار ہو سکتا ہے جس تلافی ممکن نہیں ہوگی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے ملک عزیز کا حامی و ناصر ہو، اسے ہر طرح کے آفات و بلیات اور شرور و فتن سے محفوظ فرمائے، آمین۔

جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا حافظ حسین احمد کی رحلت

ابھی مولانا حامد الحق شہید کی جدائی کا صدمہ تازہ تھا کہ جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا حافظ حسین احمد صاحب بھی رمضان کی مبارک ساعتوں میں سفرِ آخرت پر روانہ ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ پوری زندگی جمعیت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم سے صاف ستھری سیاست کرتے رہے۔ کئی بار ممبر قومی اسمبلی اور سینیٹر بنے۔ بلوچستان کوئٹہ میں قائم دینی ادارہ جامعہ مطلع العلوم کے سربراہ تھے۔ (باقی صفحہ نمبر: ۱۹)

سالانہ امتحانات کے نتائج کی تقریبِ اجراء

احمد سراج نقشبندی

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت ہونے والے سالانہ امتحانات 1446ھ مطابق 2025ء کے نتائج کی تقریبِ اجراء 15 رمضان المبارک 1446ھ مطابق 16 مارچ 2025ء بروز اتوار جامعہ دارالعلوم کراچی میں منعقد ہوئی۔تقریب کا وقت سہ پہر ساڑھے تین بجے تھا،اوراس تقریب کوسوشل میڈیا پر براہ راست نشر کیا گیا۔اس موقع پر صوبائی ناظم وفاق حضرت مولانا امداداللہ صاحب،حضرت مولانا راحت علی ہاشمی صاحب،حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب،حضرت مولانا مفتی زبیراشرف صاحب،حضرت مولانا ڈاکٹر سعید اسکندر صاحب، حضرت مولانا حنیف خالد صاحب اور دیگر علماء کرام موجود تھے؛ جبکہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم آن لائن شریک ہوئے۔اعلان کے مطابق سالانہ امتحانات میں طلبہ و طالبات کی تعداد مجموعی طور پر چھ لاکھ بتیس ہزار پانچ سو بیس (520,32,6) تھی،جن میں سے چھ لاکھ پانچ ہزار آٹھ سو چوراسی (884,05,6) نے شرکت کی۔پانچ لاکھ سات ہزار دو سو پچاس (250,07,5) پاس ہوئے اور اٹھانوے ہزار چھ سو چونتیس (634,98) ناکام ہوئے۔مجموعی نتیجہ 83.7 فیصد رہا۔

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم نے تمام پوزیشن ہولڈرز طلبہ وطالبات کے ناموں کا اعلان فرمایا۔جو یقیناً وفاق کے امتحانات میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کے لیے اعزاز کی بات ہے۔حضرت صدر وفاق دامت برکاتہم العالیہ نے پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کو،ان کے اداروں اور اساتذہ کرام کو مبارک باد پیش کی۔اس کے بعد حضرت صدر وفاق مدظلہم نے نام بنام تمام پوزیشن ہولڈرز کے نام اور ان کی پوزیشنوں کا اعلان فرمایا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم نے نتائج کے اعلان کے بعد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مجموعی امتحانی نظام پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

الحمدللہ وفاق المدارس کے امتحانات پورے ملک میں ایک ہی ایک ہی وقت میں منعقد ہوئے۔امتحان کے بعد پرچوں کی جانچ کے لیے چار صوبائی مراکز قائم کیے گئے تھے۔ایک ملتان میں،ایک کراچی میں،ایک کوئٹہ میں،اور ایک پشاور میں۔ہر مرکز کے ایک ناظم تھے۔اور وہاں جو ممتحنین مقرر کیے گئے ان پر ایک نگران اعلیٰ کو مقرر کیا گیا تھا۔

آپ نے بتایا کہ جب پرچوں کی جانچ کا وقت آتا ہے تو یہ پرچے کئی مراحل سے گزرتے ہیں۔ایک استاذ ان پر (فرضی) نمبر لگاتا ہے۔پھر نگران ان پر نظرِ ثانی کرتے ہیں، اگر کہیں کوئی فروگزاشت ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں۔اس کے بعد پرچوں کی جانچ کے دوران نگران اعلیٰ، ناظم، اور وفاق کی امتحانی کمیٹی کے ارکان روزانہ کی بنیاد پر یہ دیکھتے ہیں کہ آیا پرچوں کی جانچ ہورہی ہے وہ معیار کے مطابق ہے یا نہیں؟!۔اس کے بعد جب یہ اطمینان ہوجاتا ہے کہ پرچوں کی جانچ معیار کے مطابق ہورہی ہے تو نتائج مرتب کیے جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ یہاں میں یہ عرض کردوں کہ اس سال لوگوں میں چند غلط فہمیاں پھیلی ہیں؛ اور ان غلط فہمیوں کی وجہ سے ہمارے بعض غیر ذمہ دار افراد نے ایک ایسی بات پھیلادی جس سے تشویش ہوئی۔ہم نے اس صورت حال کا نوٹس لیا۔اور اس کے مطابق ہم الحمدللہ تادیبی کارروائی کررہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ الحمدللہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان اگرچہ پورے ملک میں پچیس ہزار سے زیادہ مدارس کا وفاق ہے اور اس میں چاروں صوبوں کے مدارس شامل ہیں۔اور اس میں مختلف آراء کے لوگ بھی شامل ہیں؛ لیکن اس کے باوجود ایک ہی چھتری کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں، اور ایک ہی نظم کے پابند رہ کر کام کرتے ہیں۔سب الحمدللہ یک دل اور یک جان ہیں۔اس کے اندر اگر کبھی تھوڑا بہت بھی خلل آئے تو نقصان ہوتا ہے۔تو ایسے خلل کے تدارک کے لیے وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ، صوبائی ناظمین؛ سب چوکنے رہتے ہیں۔

حضرت صدر وفاق دامت برکاتہم نے فرمایا کہ میں اس موقع پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری، ان کے چاروں نظماء؛ حضرت مولانا امداداللہ صاحب، حضرت مولانا صلاح الدین صاحب، حضرت مولانا حسین احمد صاحب پشاور سے، حضرت مولانا زبیر احمد صاحب پنجاب سے؛ ان سب کا خصوصی خصوصی طور شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے اپنے صوبوں میں امتحانات کے نظام کو بہت خوبی کے ساتھ انجام دیا ہے۔ان کے ساتھ ناظمین کے علاوہ جتنے بھی مسئولین ہیں؛ جو پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں؛ میں ان سب کا تہِ دل سے شکر یہ ادا کرتا ہوں۔انہوں نے بہت محنت اور جاں فشانی سے اپنے فرائض بڑے حسن وخوبی کے ساتھ انجام دیے۔اس پورے عمل میں جو محنت اور جاں فشانی، جدوجہد اور اخلاص اور باریک بینی وفاق المدارس العربیہ کے دفتر کے عملے نے انجام دی ہے خاص طور پر مولانا عبدالمجید صاحب، چوہدری ریاض صاحب، راشد مختار صاحب، اور ان کی نگرانی میں اتنا بڑا عملہ ماشاءاللہ اس کام میں مصروف رہا، میں نے خود جا کر وہاں دیکھا کہ کس طرح ایک چھوٹی سی جگہ میں وہ ان تمام امتحانات کے نظام کو، پرچوں کو سیٹ کرنے میں، اور نمبروں کو تیار کرنے میں، نتیجہ تیار کرنے میں جس طرح جاں فشانی کے ساتھ انہوں نے محنت کی ہے؛ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے

ان کو جزا دے سکتے ہیں۔ہم ان کی محنت کا صلہ سوائے دعاؤں کے اورنہیں دے سکتے۔اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت عطا فرمائے،اور جس محنت اور ذمہ داری کے ساتھ اور جس اتفاق کے ساتھ وہ کام کرتے ہیں؛اللہ تعالیٰ انہیں دنیا وآخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے۔آمین!۔

حضرت صدر وفاق دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مختصر خطاب کے بعد، **ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم** کو دعوت خطاب دی۔حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''میں حضرت اقدس صدر وفاق دامت برکاتہم العالیہ،اور جملہ شرکاءمجلس ''اعلان نتائج'' کا صمیم قلب سے شکرگزار ہوں،کہ آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ وفاق المدارس کے موجودہ سال کے امتحانی نتائج کا اعلان فرمایا۔

اور میں صمیم قلب سے ان تمام طلبہ طالبات کو مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے امتحان میں کامیابی حاصل کی،اوراسی طرح ان تمام جامعات کے طلبہ طالبات؛جنہوں نے ان امتحانات میں پوزیشنیں لی ہیں ان کے اساتذہ کرام کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔بالخصوص جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی، جامعہ دارالعلوم کراچی،اوراسی طرح جامعہ بیت السلام؛اوردیگر تمام مدارس کو بھی۔

الحمدللہ ایسے ایسے علاقوں کے طلبہ وطالبات نے بھی امتحانات میں پوزیشنیں لی ہیں جو علاقے بظاہر پسماندہ سمجھے جاتے ہیں۔یہ وفاق المدارس کے امتحانی نظام کے صاف وشفاف ہونے کی دلیل ہے۔اور ایسے طلبہ نے بھی بعض درجات میں پوزیشنیں لی ہیں جن کا تعلق بیرونی ممالک سے ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ بیرون ممالک کے طلبہ بھی الحمدللہ پاکستان آکر جب تعلیم حاصل کرتے ہیں،تو پھر وہ تعلیم میں ہی منہمک رہتے ہیں۔الحمدللہ یہاں نہ صرف تعلیم حاصل کرتے ہیں بلکہ امتحانات میں پوزیشنز بھی حاصل کرتے ہیں۔اس لحاظ سے وفاق المدارس ایک عالمی ادارہ ہے۔اور یہ اس کے نظم کی الحمدللہ کامیابی کی دلیل ہے۔اور جس طرح حضرت دامت برکاتہم نے سب کا شکریہ ادا کیا میں بھی سب سے پہلے حضرت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے الحمدللہ پورے نظم کی سرپرستی فرمائی،اپنی تمام تر علمی اور عالمی مصروفیات کے باوجود آپ ایک ایک چیز پر نظر رکھتے ہیں۔رہنمائی سے نوازتے ہیں۔اور وفاق کے نظم امتحان کی پوری طرح نگرانی فرماتے ہیں۔اسی طرح میں تمام نائبان صدر،اور سرپرستان وفاق کا شکرگزار ہوں۔وقتاً فوقتاً وہ حضرات بھی رہنمائی فرماتے رہے۔وقت بھی دیتے رہے،بالخصوص اپنے رفقاء کا، چاروں صوبائی ناظمین کا،حضرت مولانا امداداللہ صاحب،مولانا حسین احمد صاحب، بلوچستان سے مولانا،فی صلاح الدین

صاحب کا، پنجاب سے مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب کا شکر گزار ہوں۔اسی طرح تمام نگران عملے کا، ممتحنین اور ممتحنین اعلیٰ کا ،اور وفاق المدارس کے مرکزی دفتر کے ناظم مولانا عبدالمجید صاحب کا ، ہمارے محاسب چوہدری ریاض صاحب کا ،اور جتنا بھی عملہ ہے ؛ جنہوں نے دن رات محنت کر کے جانفشانی کے ساتھ ؛باوجود کہ رمضان بھی تھا ،روزے بھی رکھ رہے تھے،اس کے باوجود الحمدللہ انہوں نے نہایت جانفشانی کے ساتھ،دن رات محنت کے ساتھ نتائج کو مرتب کیا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزائے خضیر عطا فرمائے ،اور وفاق المدارس کو مزید ترقیات اور قبولیتوں سے نوازے۔آمین!۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے امتحانی نتائج کے اعلان کے بعد **وفاق المدارس کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم** نے بھی اپنے ایک ویڈیو پیغام میں وفاق المدارس العربیہ کے امتحانی نظم، وفاق کے عملے کی اعلیٰ کارکردگی پر خراج تحسین پیش کیا اور پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کو مبارک باددی، انہوں نے اپنے پیغام میں کہا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات کے نتائج منظر عام پر آچکے ہیں۔میں اس مرحلے پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو بالخصوص صدر وفاق حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور برادرِ مکرم حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم اوران کی پوری ٹیم کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی کٹھن مرحلے کو جس ذمہ داری کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا یہ واقعی ان کی اعلیٰ کارکردگی کی دلیل ہے۔دل سے دعا نکلتی ہے کہ وفاق المدارس العربیہ کا امتحانی نظام جس کا معیار اتنا بلند ہے کہ شاید ہی پوری دنیا میں کسی تعلیمی ادارے کا امتحانی نظام اس کے معیار اور شفافیت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

اس موقع پر جن عزیز طلبہ کرام نے امتحانات میں کامیابی حاصل کی ہے اور اول دوم سوم پوزیشنیں حاصل کی ہیں میں ان تمام طلبہ عزیز کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو علم سے آراستہ فرمائے ،اور تحصیل علم کے تمام مراحل اللہ تعالیٰ ان کے لیے آسان بنائے ۔اور انہیں ایک قابل اور باصلاحیت عالم بنائے کہ وہ معاشرے کی رہنمائی کے قابل ہوسکیں۔میری طرف سے تمام اکابرین ہوں،علماء ہوں، وفاق المدارس کے منتظمین ہوں یا طلبہ عزیز ہوں جنہوں نے امتحان میں کامیابی حاصل کی ، میری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں۔میں آپ کے لیے دعا گو ہوں،اور آپ سے دعاؤں کا امیدوار ہوں۔وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

مقالات ومضامین

القراءالراشدۃ کی جدید تمارین کے ساتھ اشاعت

حضرت مولانا حسین احمد
ناظم وفاق خیبر پختون خوا

ہمارے دینی مدارس میں طلبہ میں عربی زبان وادب سے آشنائی اوراس کا ذوق پیدا کرنے کے لیے مفکر اسلام ،داعی کبیر اورعربی کے مایہ ناز ادیب حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی تالیف ''القراءۃ الراشدہ'' نصاب میں شامل ہے۔ یہ کتاب طلبہ میں عربی کی ابتدائی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس کتاب کو اساتذہ کرام اپنے اپنے ذوق کے مطابق پڑھاتے اور طلبہ اس سے مستفید ہوتے رہے ہیں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اکابر نے کتاب کی تدریس کو ایک خاص طرز پر ڈالنے کے لیے اس کی تمارین مرتب کرنے کا فیصلہ فرمایا؛اورنصاب کمیٹی کے اجلاس میں بندہ کوان تمارین کی تیاری کاحکم فرمایا۔

جامعہ عثمانیہ پشاور کے شعبہ عربی کے اساتذہ مولانا مفتی محمد یحییٰ،مولانا محمد فاروق،مولانا زین اللہ،مولانا مفتی سراج الحسن،مولانا محمد نعیم اورمولانا محب اللہ نے اس پر کام کیا۔ بندہ ان کے کام کو دیکھتا رہااورضروری مشورے دیتا رہا۔صدرِوفاق شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم ،ناظم اعلی وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم کی رہنمائی اوروفاق کی نصاب کمیٹی کے معزز ومؤقر اراکین کے مفید مشورے بھی شامل حال رہے۔

الحمدللہ کتاب کی تمارین تیار ہوئیں۔ وفاق کی نصاب کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ 6 فروری 2025ء مطابق ۷ شعبان ۱۴۴۶ھ میں ان تمارین کی منظوری دی اوراکابر وفاق نے بندہ کوان کی طباعت کاحکم فرمادیا۔

اس کتاب پر صدر وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم اور ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کی گرانقدرتقریظات بھی شامل ہیں؛ جوحسب ذیل ہیں:

تقریظ حضرت صدر وفاق مدظلہم:

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سیّدالمرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ،وعلی کل من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین, امابعد!

فانّ ''القراءۃ الراشدۃ'' الذی بین ایدینا ممّا الفہ العلامۃ, الشیخ ابوالحسن الندوی

(رحمه الله تعالى) سدًّا لمالمسه من فراغ فی مقررات النثر العربیِ البلیغ وترویضاً لقرائح الناشئة الدارسین فی مدارس شبه قارة الهند وباکستان بما یوافق مستواهم وذوقهم ومحیطهم الذی یعیشونه ومطعَماًفی الوقت نفسه بالقیم الدینیة والخلقیة الرفیعة۔

وقد کان هٰذا الکتاب جزءاًمن المقرر الدراسی فی مدارس باکستان الاٰنّ العلماء الذی حنّکتهم تجربة تدریسه شعروا بحاجة الیٰ مزید من الاسئلة والتمارین النافعة التی تروّض قریحة الطالب وتبعث ذوقه۔

وانطلاقاً من تحقیق هٰذه الحاجة فقد اوکلت مئوسسة وفاق المدارس العربیة (باکستان) هذه المهمّة الیٰ فضیلة الشیخ حسین احمد (عمیدالتعلیم بالجامعة العثمانیة بشاور وعمید مئوسسة الوفاق لاقلیم بشاور)فقام _ حفظه الله تعالیٰ_ مع نخبة من اساتذة الجامعة العثمانیة بشاور خیرَ قیام، وقدموها الیٰ لجنة الوفاق المعیّنة بمراجعة المقررات الدراسیّة فراجعَتها وقرّرَها۔

وقد وافقت مئوسّسة وفاق المدارس العربیة علیٰ طباعة الکتاب محتفظةً بحقوقه واذن بطبعة ونشره للجامعة العثمانیة۔ وهکذا فان هذا الجزء من العمل یبلغ غایته ولله الحمد اَولاً وآخراً۔

ونسأَل الله تعالیٰ ان یجزی جمیع القائمین علیٰ هذا العمل وبخاصة فضیلة الشیخ مولانا الشیخ حسین احمد خیراً وان یجعل جهدهم فی میزان حسناتهم وان یتقبل منّا ومنهم۔

محمدتقی عثمانی

رئیس مئوسسة وفاق المدارس العربیة باکستان

تقریظ حضرت ناظم اعلیٰ وفاق:

الحمدلله رب العالمین والصلاة والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آله وصحبه ومن تبعهم باحسان الیٰ یوم الدین۔

وبعد، فان کتاب ”القراءة الراشدة“ یحظی باهمیة کبیرة فی المنهج النظامی السائد فی المدارس الدینیة فی شبه القارة الهندیة وباکستان، لانه یتمیز بکونه احدالکتب التعلیمیة

الربوية التی تُعنی بتدریس اللغة العربیة بطابعهاالدینی الاسلامی ، حیث ضُمِّنت الادعیة الماثورة والآداب الاسلامیة فی الدروس بطریقة غیر مباشرة ، فیحفظها الطالب بشکل طبیعی فی سیاق الدروس والحکایات ۔ کما یهدف الیٰ تعلیم الناشئة والصغار من طلاب المدارس الاسلامیة فهم اللغة العربیة والثقافة الاسلامیة ،مع تنوع الموضوعات والمواد التی تناسب المرحلة الابدائیة۔

لاجل هذه الاهمیة ،کلفت لجنة المقررات الدراسیة التابعة لمنظمة وفاق المدارس العربیة باکستان العالم الفاضل فضیلة الشیخ حسین احمد حفظه الله ؛ بوضع التمارین علی دروس کتاب ''القراءة الراشدة باسلوب عصری رصین ، یُحقق اَهداف الکتاب ویعزز الفهم العمیق للدروس۔

فقام فضیلة حفظه الله _ بذٰلک مع خیار اساتذة جامعته خیر قیام ، وقدم فی مدة وجیزة التمارین الهادفة علیٰ هٰذا کتاب التعلیمی المنهجی الی اللجنة ، فاقرت اللجنة بعد الفحص والتدقیق تلک التمارین ،امرته بطبعها مع الکتاب فی اقرب وقت۔

ولجنة المقررات الدراسیة ورئاسة منظمة وفاق المدارس العربیة باکستان اذ تشکر فضیلته جهده ومثابرته علی اِنجازهذا العمل المهم ،توصی المدارس الدینیة وطلابها فی المرحلة الابدائیة باقتناء هذه النسخة من الکتاب وحل تمارینها ،لیکون لهم عوناً بجانب فهم الدروس وحفظها ، علی اجتیاز الامتحان السنوی العام بدرجات متمیزة۔

واسال الله سبحانه ان یجعل هذه التمارین مقبولة فی اوساط الطلاب والعلماء ، کما جعل اصل الکتاب مقبولاً وشائعاً لدیهم ، والحمدلله علیٰ کل حال۔

محمدحنیف الجالندهری

الامین العام لمنظمة وفاق المدارس العربیة باکستان

ورئیس وشیخ الحدیث بجامعة خیر المدارس ملتان

حضرت صدرِ وفاق دامت برکاتہم اور حضرت ناظم اعلی دامت برکاتہم کے پیش لفظ کے ایک ایک لفظ نے اس حقیر محنت کو بہت وقیع بنادیا ہے جس سے امید پیدا ہوگئی ہے کہ ان شاء اللہ کتاب کو تمارین کے ساتھ پڑھانے سے طلبہ میں عربی کے ساتھ خاصی مناسبت پیدا ہوگی ۔ (بقیہ صفحہ نمبر:۳۱)

علمِ اصولِ حدیث کا پس منظر اور تاریخ

چند اہم گوشے!(۱)

مولانا محمد یاسر عبداللہ
استاذِ جامعہ بنوری ٹاؤن، کراچی

تمہید: ڈاکٹر عصام عید وحفظہ اللہ، حلب (شام) کے محقق عالم اور عالمِ اسلام کے نامور محدّث ڈاکٹر نور الدین عتر رحمہ اللہ کے شاگردِ خاص ہیں۔''دمشق یونی ورسٹی'' میں''کلیہ شریعہ'' کے''شعبہ علومِ قرآن وسنت'' سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی، اس دوران ڈاکٹر نور الدین عتر کی زیرِنگرانی لکھا گیا ان کا ڈاکٹریٹ کا مقالہ''**منهج قبول الأخبار عند المحدثين**'' کے نام سے دو جلدوں میں **دار المقتبس** (بیروت، لبنان) سے شائع ہو چکا ہے۔ بعد ازاں کلیہ شریعہ، دمشق یونی ورسٹی میں ہی لیکچرار رہے، اور اب وینڈر بلٹ یونیورسٹی (امریکہ) میں استاذ ہیں۔ موصوف کی تحقیقی کاوشوں میں سے ''**منهج قبول الأخبار عند المحدثين**'' اور''**نشأة علم المصطلح والحدّ الفاصل بين المتقدّمين والمتأخرين**'' علومِ حدیث میں معروف ہیں۔ ان کے علاوہ بھی عربی اور انگریزی میں بہت سے تحقیقی مقالات قلم بند کر چکے ہیں۔

۲۰۱۷ء میں عرب دنیا کے معروف علمی، تحقیقی وطباعتی ادارے **مرکز نماء للبحوث والدراسات** (بیروت، لبنان) سے''**الدرس الحديثي المعاصر**'' کے نام سے متعدد مقالات پر مشتمل ایک کتاب شائع ہوئی تھی، جس میں سعودی عرب، مصر، مغرب، شام اور ہندوستان میں تدریسِ حدیث کے مناہج کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ شام کے تدریسی منہج کے متعلق مقالہ ڈاکٹر عصام عید وحفظہ اللہ کا تحریر کردہ ہے، اور اس مقالہ کے اصل موضوع سے قبل تمہیدی مباحث موصوف کے مطالعہ وتحقیق کا نچوڑ ہیں اور علومِ حدیث کے طلبہ کے لیے نہایت مفید اور کئی جہتیں واضح کرتے ہیں۔ افادۂ عام کی غرض سے ہلکی پھلکی ترمیم واضافے کے ساتھ مقالہ کے اس حصے کی ترجمانی کی گئی ہے، اُمید ہے علومِ حدیث کے طلبہ کرام اور دیگر اہلِ علم اسے مفید پائیں گے۔ (مترجم)

تاریخِ علمِ مصطلح کے مراحل:

علمِ مصطلح الحدیث اور تاریخِ علمِ مصطلح کے کئی محقّقین کے مطابق علمِ روایتِ حدیث وعلمِ درایتِ حدیث کی تاریخ متعدد تاریخی مراحل اور ادوار میں تقسیم ہے۔ تاریخِ علمِ حدیث کے متعلق اصطلاحی بنیادوں کے تناظر میں شاید دو اُمور کے درمیان امتیاز مناسب ہوگا:

۱) دور (مخصوص زمانہ) کی اصطلاح، جو کئی محقّقین کے پیشِ نظر ہے، اور اس کا مقصد مختلف حیثیتوں سے علمِ مصطلح کی تاریخی تقسیم ہے۔

۲) مرحلہ کی اصطلاح، جس کا مفہوم وہ منہجی حیثیت ہے، جس کے ذریعے علمِ مصطلح کے مباحث کو اِس علم کی تاریخ کے لحاظ سے حل کرنا مقصود ہوتا ہے۔

محقّق (مقالہ نگار) کی نگاہ میں علمِ مصطلح کی تاریخ تین مراحل میں تقسیم ہے: مرحلہ متقدّمین، مرحلہ متأخّرین، اور مرحلہ معاصرین۔

مرحلہ متقدّمین اور اس سے متعلق تقسیمِ ادوار:

متقدّمین کا مرحلہ، روایتِ حدیث کے آغاز یعنی عہدِ صحابہ سے شروع ہوتا ہے، اور تیسری صدی ہجری (۱) کی ابتدا میں ختم ہوتا ہے۔ بعض اہلِ علم نے اس مرحلہ کو بھی اس دور میں پیش آمدہ احوال کی تفصیلات کے لحاظ سے تاریخی ادوار میں تقسیم کیا ہے؛ چنانچہ ڈاکٹر نور الدین عتر نے اس مرحلے کو تین تاریخی ادوار میں تقسیم کیا ہے:

۱) نشوونما کا ابتدائی دور: عہدِ صحابہ سے پہلی صدی ہجری کی انتہا تک۔

۲) تدریجی تکمیل کا دور: دوسری صدی ہجری کے آغاز سے تیسری صدی کی ابتدا تک۔

۳) بکھرے علومِ حدیث کا دورِ تدوین: تیسری صدی ہجری کی ابتدا سے چوتھی صدی کے نصف تک۔ (۲)

ڈاکٹر مصطفی اعظمیؒ نے اس (پہلے) مرحلے کو دو ادوار میں تقسیم کیا ہے:

۱) دورِ صحابہ

۲) تابعینؒ سے شروع اور تقریباً چوتھی صدی کے نصف تک۔ (۳)

ڈاکٹر حاتم عارف عونی حفظہ اللہ نے (اس مرحلے کو) پانچ تاریخی ادوار میں تقسیم کیا ہے:

①- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت (سنہ ۳۵ھ) تک۔

②- شہادتِ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحابہ کرام میں سے اکثریت کی رحلت (یعنی تقریباً سنہ ۸۰ھ) تک۔

③- عہدِ تابعینؒ، جو لگ بھگ ۸۰ھ سے شروع ہوتا ہے، اور اکثر تابعین کرام کی وفات (یعنی ۱۴۰ھ) پر ختم ہوتا ہے۔

④- عہدِ اَتباعِ تابعینؒ، یہ دور سنہ ۱۴۰ھ سے شروع ہوتا اور سنہ ۲۰۰ھ پر ختم ہوتا ہے۔

⑤- تیسری صدی ہجری۔(۴)

مذکورہ تقسیموں کا تجزیہ:

بلاشبہ تقسیمِ ادوار کا یہ اختلاف، اعتباری ہے؛ کیونکہ اس کی بنیاد گوناگوں حیثیتیں اور اہلِ علم کے نقطہ ہائے نظر کا اختلاف ہے۔ ان میں سے کوئی تقسیم، علمِ مصطلح میں تصنیف کے اعتبار سے ہے، کوئی اس علم کے طریقۂ تعبیر کے پہلو سے ہے، (۵) کوئی روایت و تلقّی کے نقطۂ نظر کی بنیاد پر ہے، (۶) اور کوئی تقسیم احادیث واخبار سے تعامل میں تشدّد اور تساہل کے اعتبار سے ہے۔(۷)

لیکن مرحلۂ متقدّمین کے ضمن میں ہونے کی بنا پر یہ تمام تاریخی ادوار یکجا ہو جاتے ہیں، کیونکہ یہ مرحلہ ابتدائی تین صدیوں (یعنی عہدِ صحابہ، عہدِ تابعین، عہدِ اتباعِ تابعین، عہدِ متقدّمین ائمہ فقہ وحدیث) پر مشتمل ہے۔ اسی مرحلے میں پہلی صدی ہجری کے آخر میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ (سنہ ۱۰۱ھ) کی جانب سے ذخیرۂ سنت کی سرکاری تدوین کا آغاز ہوا۔(۸)

مرحلۂ متقدّمین کی خصوصیات:

یہ مرحلہ چند خصوصیات کا حامل ہے:

①- سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس مرحلے میں نظریۂ اسناد کا ظہور ہوا، جس کی کڑیاں دھیرے دھیرے پھیلتی گئیں؛ کیونکہ روایتِ حدیث کا آغاز مصدرِ خبر (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہؓ اور تابعینؒ) سے زبانی حصول سے ہوا، پھر مرورِ زمانہ کے ساتھ حلقے بڑھتے گئے، اور سندیں شاخ در شاخ پھیلتی گئیں، اور تیسری صدی ہجری کی انتہا تک سندوں کی کڑیاں پانچ، چھ، بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو گئیں۔

۲- سند کے مطالعے سے راویوں کی تحقیق نے جنم لیا، اور عدالت وجرح کا نظریہ وجود میں آیا، پھر اسی سے راویوں اور ان کی مرویات کے درمیان موازنے کا رجحان پیدا ہوا، متابعات کی تلاش ہونے لگی، ایک ہی حدیث کو راویوں کی جماعت سے سننے کی جستجو ہوئی، غریب حدیث کو ناپسند کیا جانے لگا، اور لوگوں کے درمیان متعارف احادیث بیان کرنے کی حرص ہونے لگی۔

۳- اسی مرحلے میں علمِ علل کا ظہور ہوا، یہ علم، روایت واسناد کے آغاز کے ساتھ ہی ایک نظریہ کی حیثیت سے وجود میں آیا۔(۹)

۴-عمومی طور پر اس مرحلے میں مختلف جہتوں سے متعلق تصانیف کا مجموعہ سامنے آیا، جو کسی ایک عنوان یا مقصد کے تحت نہیں سمٹ سکتیں، ان میں سے بعض کسی کتاب کا مقدمہ ہیں، کسی میں خاص موضوع سے متعلق تحقیق ہے، کوئی متعین منہج کے متعلق توضیحی رسالہ کی حیثیت رکھتی ہے، اور بعض میں ایسی احادیث کو یکجا کیا گیا ہے جن کے ضمن میں کسی خاص منہج اور اس کے اِثبات کے معیارات کی پہچان ہوتی ہے۔(۱۰)

حواشی وحوالہ جات

۱- ملاحظہ کیجیے: ''نشأة علم المصطلح والحدّ الفاصل بين المتقدّمين والمتأخرين''، فصلِ دوم، ڈاکٹر عصام عیدو (ص:۸۱ اور اس کے بعد)

۲- دیکھیے: ''منهج النقد'' (ص:۷۳-۶۳)

۳- ملاحظہ کیجیے: ''منهج النقد عند المحدّثين'' (ص:۷،۸)

۴- دیکھیے ڈاکٹر حاتم عونی کا مقالہ: ''بيان الحدّ الذي ينتهي عندهٔ أهل الاصطلاح والنقد في علوم الحديث''، یہ مقالہ مركز الدراسات الإسلامية، دبئی میں ''علوم الحديث - واقع وآفاق'' کے عنوان سے منعقدہ سیمینار (کے شائع شدہ مقالات) کے ضمن میں طبع ہوا ہے۔(ص:۴۰-۵۷)

۵- ڈاکٹر نورالدین عتر نے ان دو حیثیتوں کا لحاظ رکھا ہے۔

۶- ڈاکٹر حاتم عونی نے اپنی تقسیم میں اسی پہلو کو بنیاد بنایا ہے۔

۷- ڈاکٹر اعظمی نے اپنی تقسیم میں اس جہت کا اعتبار کیا ہے۔

۸- امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے امام ابوبکر بن حزمؒ کو خط لکھا: '' مَا كَانَ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ، فَإِنِّيْ خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ''

یعنی ''آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث لکھ لیجیے؛ کیونکہ مجھے علم کے مٹنے اور اہلِ علم کے اُٹھ جانے کا اندیشہ ہے۔'' صحيح البخاري، كتاب العلم، باب: كيف يقبض العلم؟ (۱/ ۴۸، ۴۹) امام بخاریؒ نے پہلے یہ حدیث تعلیقاً نقل کی ہے، بعدازاں علاء بن عبدالجبار کے طریق سے ذکر کی ہے۔

۹- دیکھیے: ''لمحات موجزة في أصول علم علل الحديث'' ڈاکٹر نور الدین عتر، (ص:۱۹) اور مقدّمة المحقق علی کتاب ''العلل ومعرفة الرجال'' امام احمد بن حنبلؒ، (۱/ ۳۴)

۱۰- ملاحظہ فرمایئے: ''منهج النقد'' ڈاکٹر عتر، (ص: ۶۲) (باقی آئندہ)

بقیہ: مولانا حافظ حسین احمد کی رحلت

انہوں نے پوری زندگی دینی سرگرمیوں میں گزری۔ اپنی جماعت کی میڈیا پر بہترین ترجمانی کرتے تھے، حافظ صاحب کی حاضر جوابی، حسین اور پرلطف پیرائے میں کہے گئے ان کے برجستہ جملے اور مثالیں مدتوں یادرہیں گی۔ حافظ حسین احمد صاحب کمال کے خطیب بھی تھے، جب بولتے تو بولتے چلے جاتے، الفاظ اور جملے روانی کے ساتھ اور رعب دار آواز کے ساتھ مجمع پر سحر طاری کر دیتے، تقریر شروع ہونے کے کچھ ہی وقت بعد مجمع ان کی مٹھی میں ہوتا۔ آج بھی ان کی تقریریں اور خطابات ذہن میں تازہ ہیں۔ آخر میں کئی سال گردوں کے عارضہ میں مبتلا رہے۔ حق تعالیٰ حضرت مرحوم کی مغفرت فرمائے، سیئات سے درگزر فرمائے اوران کی نیکیوں کوقبول فرمائے۔

وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے اپنے عزیی بیان میں کہا ہے کہ حافظ حسین احمد صاحب کی رحلت سے ملک ایک مدبر رہنما اور نامور عالم دین سے محروم ہوگیا ہے۔ وہ ایک خوش مزاج اور جہاندیدہ شخص تھے۔ ان کی ملّی اور سیاسی خدمات ہمیشہ یادرکھی جائیں گی۔ ہم حافظ حسین احمد صاحب کی وفات پر ان کے اہل خانہ اور جمعیت علماء اسلام کے ذمہ داران سے مسنون تعزیت کرتے ہیں۔ حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے یہ بھی کہا کہ مولانا حافظ حسین احمد صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے ملک بھر کی مساجد و مدارس میں خصوصی دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔

درجاتِ تخصُّص: مطلوبہ استعداد واہداف اور راہنما امور

مولانا عبداللہ نجیب، بغورا، بنگلہ دیش

مرحلۂ تخصص آج کل کے مدارس کے نصابِ تعلیم کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔ایک زمانہ تھا کہ ہندوستان میں جماعتِ مشکوٰۃ ہی اعلیٰ تعلیم کا سب سے بڑا درجہ سمجھا جاتا تھا، پھر دورہ حدیث کے نام سے ایک الگ جماعت کا اضافہ کیا گیا، اور بعد میں تخصصات (یعنی اعلیٰ درجہ کی تعلیم) بھی اس کے ساتھ شامل کردیے گئے۔ ذہین اور ہوش مند طلبہ کے درمیان اعلیٰ تعلیمی ادارے میں داخلہ لینے اور تخصص کرنے کا رجحان وتوقع ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔ وہ ثانوی مراحل سے ہی اپنے اہداف مقرر کرنا شروع کردیتے ہیں اور ان کے حصول کے لیے سخت محنت اور جدوجہد کرتے ہیں۔ تکمیل کے مرحلہ میں پہنچنے کے بعد ان کا یہ رجحان ایک منفرد سمت اختیار کر لیتا ہے۔اسی وجہ سے طلبہ بارہا یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ تخصص کرنا چاہتے ہوں تو اس کی تیاری کیسے کریں؟ کن کن موضوعات پر امتحان لیا جائے گا؟

غور سے دیکھا گیا ہے کہ اس طرح کے طلبہ کے درمیان تمام میلان اور چاہتوں کا مرکز تخصص کے امتحانات کی تیاری کرنا اور اس میں کامیاب ہونا ہے، یہ طلبہ اپنی تمام تر محنت اسی پر مرکوز رکھتے ہیں۔ ہر ایک اپنے منتخب کردہ فن میں کامیاب ہونے کے لیے پوری لگن سے محنت کرتا ہے۔ اس مقالے میں تخصصات کے امتحانات کی تیاری اور ان میں کامیاب ہونے کے طریقوں کے ذکر کے بجائے اس سے بھی زیادہ اہم موضوع پر گفتگو کریں گے، یعنی تخصص پڑھنے سے پہلے اپنے اندر کون کون سی صلاحیتیں ہونی چاہئیں؟ اور انہیں حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ ان شاء اللہ!۔

مقصود فن کی تیاری کے مرحلے کی پڑھائی:

کسی فن کی گہرائی میں جانے سے پہلے اس کی مبادیات پڑھنی پڑتی ہیں اور فن کی معاون معلومات بھی حاصل کرنی پڑتی ہیں، ورنہ فن کے اصل مقصود تک پہنچنا ناممکن سا ہوجاتا ہے، اور فائدے کے بجائے نقصان کا اندیشہ زیادہ ہوجاتا ہے۔ یہ اہلِ علم کے نزدیک ایک مسلم قاعدہ ہے۔ ہمارے درسِ نظامی میں بھی اصل فن میں داخل ہونے سے پہلے تیاری کے مرحلے میں کچھ مبادیاتِ فن پڑھائی جاتی ہیں۔ درسِ نظامی کے نظام میں علومِ

اسلامیہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: علومِ عالیہ اور علومِ آلیہ۔ پہلی قسم کے علم کو علومِ مقصودہ کہا جاتا ہے، جبکہ دوسری قسم وسط درجے کا علم ہے، جیسے: علمِ نحو، علمِ منطق، وغیرہ۔ یہ سب دوسری قسم کے علوم میں شامل ہیں، جو علومِ مقصودہ حاصل کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان فنون کو پڑھنے اور پڑھانے کا اصل مقصد یہ ہے کہ علومِ مقصودہ کو صحیح طور پر سمجھا جائے اور ان کا احاطہ کیا جائے۔ نتیجتاً، جو شخص ان فنون میں جتنی مہارت حاصل کرے گا، وہ علومِ مقصودہ میں اتنا ہی کامیاب ہوگا۔

تخصص، تحصیلِ علم کا اعلیٰ درجہ ہے، ایک طرف یہ درجہ بہت زیادہ اہم ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی ضرورت بھی ناقابلِ انکار ہے۔ دوسری طرف، یہ بہت محنت اور مجاہدہ چاہتا ہے، اس کے لیے اور زیادہ تیاری اور مہارت چاہیے، کیونکہ تخصص کا اصل ہدف باقاعدہ معیاری تحقیقی کام سیکھنا اور اسے انجام دینا ہے۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ کسی خاص کتاب کو پڑھنا اور پڑھانا، اور کسی خاص موضوع پر باقاعدہ معیاری تحقیقی کام کرنا، دونوں کاموں میں بہت فرق ہے، اسی وجہ سے تخصصات کے لیے صرف عبارت خوانی اور عبارت فہمی کی استعداد کافی نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے اور بہت ساری مہارتیں حاصل کرنا لازمی ہیں، لہٰذا تخصص میں داخل ہونے سے پہلے ہی یہ مہارتیں حاصل کرنی چاہئیں۔

درسِ نظامی کا طریقۂ تدریس:

تخصص کا مرحلہ درسِ نظامی کے بعد آتا ہے۔ درسِ نظامی ہمارے اندر ملکہ اور استعداد پیدا کرتا ہے، لیکن یہ بات قابلِ غور ہے کہ ہماری پڑھائی کا جو طریقہ آج کے زمانے میں رائج ہے، اس میں ہم تخصصات کے لیے کس حد تک تیار ہو رہے ہیں؟ اس سوال کا واضح جواب حاصل کرنے کے لیے ہمیں درسِ نظامی کے طریقۂ تدریس اور ہمارے موجودہ طرزِ تعلم پر نظر ڈالنی چاہیے۔

درسِ نظامی کے بانی کے طور پر ملا نظام الدین سہالویؒ (متوفی: ۱۱۶۱ھ) کا نام مشہور ہے، اگرچہ نصاب تیار کرنے کا اصل کام ان سے پہلے ان کے والد ملا قطب الدین شہیدؒ (متوفی: ۱۱۰۳ھ) نے نصابِ درس کے ذریعے شروع کر دیا تھا۔ مشہور مؤرخ علامہ شبلی نعمانیؒ فرماتے ہیں: ''درسِ نظامیہ اگرچہ ملا نظام الدین صاحبؒ کی طرف منسوب ہے، لیکن درحقیقت اس کی تاریخ ایک نسل پیچھے سے شروع ہوتی ہے، یعنی ملا نظام الدین کے والد، جن کا نام ملا قطب الدین تھا۔'' (مقالاتِ شبلی: ۱۱۱-۱۱۳)

ملا قطب الدینؒ کے طریقۂ تدریس کے حوالے سے علامہ شبلیؒ لکھتے ہیں: ''ملا صاحبؒ نے درس کا ایک خاص

طریقہ اختیار کیا تھا، جو اُن کا قائم کردہ تھا۔ وہ ہر فن کی صرف ایک جامع اور مستند کتاب پڑھاتے تھے، جس کے ذریعے شاگرد کو تمام مسائل پر مجتہدانہ عبور حاصل ہو جاتا تھا، رسالۂ قطبیہ میں ہے: ''مولانا شہید ملا قطب الدینؒ از ہر فن یک یک کتاب می خوانیدند، وشاگرداں محقق می شدند۔'' ملا نظام الدین اور مولانا بحر العلوم نے اس نصاب پر اضافہ کیا۔ (مقالاتِ شبلیؒ:۱۱۱-۱۱۳)

ملا قطب الدینؒ کے طریقۂ تدریس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے درس کی بنیاد صرف کتاب اور اس کی عبارتوں تک محدود نہیں تھی، بلکہ ان کا درس تحقیقی اور فنی انداز میں ہوا کرتا تھا، اس کے نتیجے میں شاگرد اس موضوع میں محقق بن جاتے تھے۔

ملا نظام الدینؒ کا طریقۂ تدریس:

ملا نظام الدینؒ کے طریقۂ تدریس کی تفصیلات معلوم نہ ہونے کے باوجود یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ ان کے والد کے طریقۂ تدریس کے مشابہ تھا۔ اس سلسلے میں علامہ عبدالحئی حسنیؒ فرماتے ہیں:

''اب طریقۂ تعلیم بگڑ گیا ہے۔ ملا نظام الدینؒ کا طریقۂ درس یہ تھا کہ وہ کتابی خصوصیات کا زیادہ لحاظ نہیں کرتے تھے، بلکہ کتاب کو ایک ذریعہ قرار دے کر اصل فن کی تعلیم دیتے تھے۔ ان کے طرزِ تعلیم نے کمال الدین، بحر العلوم، حمد اللہ جیسے اہلِ کمال پیدا کیے تھے۔'' (اسلامی علوم وفنون، صفحہ:۳۱-۳۲)

درسِ نظامی کا ایک کامل ورژن حجۃ الاسلام قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے تیار کیا، جو دارالعلوم دیوبند کے واسطے سے اپنی تکمیل کو پہنچا۔ وہ خود بھی فنی انداز میں درس دیتے تھے اور خاص طور پر ذہین شاگردوں کے لیے فن کو ہی اصل بنا کر پڑھاتے تھے۔ مفتی سعید احمد پالن پوریؒ ایک واقعے کے ضمن میں مولانا نانوتویؒ کے طریقۂ تدریس کے بارے میں لکھتے ہیں:

''حضرت کے پڑھانے کا طریقہ یہ تھا کہ جب طالب علم عبارت پڑھ لیتا تو حضرت فرماتے: ''اس مسئلے میں قاسم کی رائے یہ ہے۔'' کتاب نہیں سمجھاتے تھے، کیونکہ اس زمانے میں طلبہ کتاب حل کر کے سبق میں آتے تھے، اس لیے جو عبارت پڑھی گئی ہے، اس مسئلے میں حضرت اپنی رائے بیان کرتے تھے۔''

(تحفۃ القاری، جلد:۱، صفحہ:۳۳۸)

خلاصہ یہ ہے کہ ان حضرات کا طریقۂ تدریس' فنی اور تحقیقی تھا، جہاں فن ہی اصل مقصد اور ہدف ہوتا تھا، جبکہ کتاب واسطہ اور معاون کا کردار ادا کرتی تھی، لیکن بعد کے زمانے میں یہ طریقۂ تدریس باقی نہ رہا، جیسا کہ علامہ

عبدالحیٔ حسنیؒ نے لکھا ہے: ''اب طریقۂ تعلیم بگڑ گیا ہے، اب فن کے بجائے کتاب کو اصل بنالیا گیا ہے۔ کتاب حل کرنا اور عبارت فہمی ہی درس کا اصل ہدف بن چکا ہے۔''

ابتدائی مرحلے سے دورۂ حدیث تک ایک ہی طریقے سے درس دیا جاتا ہے۔ اس طریقے کا اپنا فائدہ اور اہمیت ہے، کیونکہ یہ درست ہے کہ ہر جگہ لمبی فنی تقریر مقصود نہیں ہوتی، بلکہ بعض اوقات نقصان دہ ہوسکتی ہے، لیکن جہاں طلبہ میں فنی استعداد پیدا کرنے کی ضرورت ہو، وہاں صرف عبارت حل کرنے تک محدود رہنا قابلِ قبول نہیں ہے۔

علامہ کشمیریؒ کا اسلوبِ تدریس:

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے دورۂ حدیث کے طریقۂ تدریس میں تبدیلیاں لائیں، وہ کسی خاص کتاب تک محدود نہ رہتے، بلکہ موضوع وار تحقیق اور فنی تقریر پیش کرتے تھے۔ اس حوالے سے علامہ انظر شاہ کشمیریؒ لکھتے ہیں:

''شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا طریقۂ درس' حدیث کی ضروری وضاحت سے زیادہ نہیں تھا۔ مولانا گنگوہی اور مولانا نانوتویؒ نے اس میں فقہِ حنفی کے مآخذ کی نشاندہی کا اضافہ کیا، لیکن مولانا کشمیری قدس سرہ العزیز نے عام درس گاہی طریقِ درس میں یکسر انقلاب برپا کیا، آپ نے حدیث کی شرح وتفصیل میں صرف ونحو، فقہ واصولِ فقہ، معانی و بلاغت، اسرار وحکم، سلوک وتصوف، فلسفہ وسائنس وعصری علوم کا ایک گرانقدر اضافہ، رجال کی بحثیں، مصنفین ومؤلفین کی تاریخ اور سوانح، تالیفات وتصنیفات پر نقد وتبصرہ آپ کے درس کا ایک امتیاز تھا، اس کے نتیجے میں درسی تقریریں بجائے مختصر ہونے کے طویل ہوگئیں۔ مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند) نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے حضرت سے متعلق اپنے طویل مقالے میں لکھا ہے: ''حضرت شاہ صاحبؒ کے درسِ حدیث میں کچھ ایسی خصوصیات نمایاں ہوئیں جو عام دروس میں نہیں تھیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کا اندازِ درس علمی دنیائے درس و تدریس میں ایک عظیم انقلاب ثابت ہوا۔'' (نقشِ دوام، صفحہ: ۱۴۷-۱۴۹)

علامہ کشمیریؒ کے بعد اسلوبِ تدریس اور عمومی حال:

علامہ کشمیریؒ کے بعد فنی اور تحقیقی طویل تقریروں کا ایک سلسلہ شروع ہوا، لیکن کچھ عرصے بعد اس طریقۂ تدریس میں بھی فنی اور علمی اصول وضوابط کی مکمل رعایت نہیں کی گئی۔ عبارت کے ساتھ کچھ نکات اور فوائد پر مبنی

تقریریں دروس کا محور بن گئیں، الا ماشاء اللہ، کچھ لوگ اس رجحان کے خلاف تھے۔ بہر حال عصرِ حاضر میں درسِ نظامی کا طریقۂ تدریس زیادہ تر کتاب اور عبارت تک محدود ہے۔ عبارت حل کرنے کو ہی سب سے بڑی کامیابی سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح کی فکر ہر جگہ غالب ہے، اسی وجہ سے درسِ نظامی کی کتابوں کی شروحات میں عام طور پر عبارت کے ساتھ متعلقہ تقریر کو ہی ترجیح دی جاتی ہے۔

آج کے طلبہ درسِ نظامی میں تقریباً دس سال تک پڑھتے ہیں، عبارت حل کرنے میں بہت زیادہ انہماک سے کام لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ بین السطور اور حواشی بھی دیکھ لیتے ہیں، لیکن اس لمبے عرصے کی پڑھائی کی وجہ سے ہماری فکر، جذبہ، ذہن ودماغ اور مزاج سبھی عبارت اور کتاب کے متعلق بن جاتے ہیں۔ نتیجتاً جب ہم تخصص میں آتے ہیں، تو کتاب اور عبارت کو ہی اصل ہدف بنا لیتے ہیں اور اسی کے حل کرنے کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تخصص کے مرحلے کو ختم کرنے کے بعد بھی ہمارے اندر بحث وتحقیق کا مزاج پیدا نہیں ہو پاتا، نہ ہی الگ سے بحث وتحقیق کرنے کا ملکہ حاصل ہوتا ہے۔ نتیجتاً تخصص کے مرحلے سے فارغ ہونے کے بعد بھی تحقیقی کاموں میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

تخصص کا اصل ہدف اور کام:

تخصص کے مرحلے کا اصل ہدف اور کام کیا ہے؟ یہ نکتہ واضح ہونا ضروری ہے۔ ہمارے اس خطے میں تخصص کے موجودہ رجحان کے باضابطہ موجد علامہ محمد یوسف بنوریؒ ہیں۔ انہوں نے رسالہ ''درجۂ تخصص کے قواعد و ضوابط'' میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

''قدیم طرزِ تعلیم کے تحت علم حاصل کرنے والے علماء میں بھی متخصص ہوا کرتے تھے، اور جدید طرزِ تعلیم میں بھی تخصص اور ڈاکٹریٹ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ان اسباب اور حالات کے پیشِ نظر یہ ضروری تھا کہ دینی درسگاہوں میں موجود اس کمی کو پورا کرنے کے لیے کوئی اقدام کیا جائے۔''

تخصص کا طریقۂ تدریس اور طریقۂ مطالعہ کیسا ہونا چاہیے؟ اس معاملے میں علامہ بنوریؒ درج ذیل اصول بیان کرتے ہیں:

''۱-کسی بھی کتاب کی تدریس سبقاً سبقاً لازم نہ ہوگی، بلکہ استاذ اپنی صواب دید کے مطابق کتب نصابِ تخصص میں سے جس کتاب یا اس کے کسی حصہ کو سبقاً پڑھانا ضروری سمجھے گا پڑھائے گا، ورنہ طلبہ استاذ کی مقرر کردہ ترتیب اور ہدایت کے مطابق خود کتب نصاب کی تیاری کریں گے اور امتحان دیں گے۔

۲-استاذ مجوّزہ علم وفن کے مہمات مسائل وابواب کی فہرست بنا کر طلبہ کو دیں گے اوران کی تیاری کے لیے اس علم وفن کی اہم ترین داخلِ نصاب اور غیر داخلِ نصاب کتابوں یا ان کے ضروری ابواب ومباحث کا مطالعہ کرائیں گے اوراس مطالعہ اور تلاش وتحقیق میں طلباء کو جو مشکلات یا شکوک اور شبہات پیش آئیں گے، استاذ اُن کو حل کرائیں گے اور خود بھی ان مسائل ومباحث پر باقاعدہ تیاری کر کے تقریر واملاء کرائیں گے۔

۳-طلبہ اس مطالعہ وتحقیق کے ساتھ ساتھ ان مسائل ومباحثِ مہمّہ پر روزانہ اپنی یادداشتیں مرتب کرتے رہیں گے اور ہر ہفتہ کی یادداشتیں جمعرات کے دن استاذ کو دیں گے اور وہ ان کو دیکھ کر ان کے نقائص اور خامیوں سے طلباء کو آگاہ کر کے خود انہی سے اصلاح کرائیں گے۔''

(ماخذ: حدیث کا دستور العمل اور دوسالہ روداد، صفحہ: ۵-۶)

خلاصہ یہ ہے کہ کسی معین کتاب کو نہیں، بلکہ فن اور موضوعی تخصص کو اصل نقطۂ نظر بنانا چاہیے۔ تخصص کا اصل ہدف بحث وتحقیق کے عمل کو سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

شیخ الازہر شیخ عبدالحلیم محمودؒ نے پاکستان کے سفر کے دوران علامہ بنوریؒ کے قائم کردہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کا دورہ کیا، اور جامعہ کے تخصص کے شعبوں کا طریقۂ کار دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ اس حوالے سے علامہ بنوریؒ تحریر فرماتے ہیں:

''الحمدللہ کہ موصوف کو مدرسہ دیکھ کر خوشی بلکہ حیرت ہوئی، ہمارے طلبہ کے تخصصات (ڈاکٹریٹ) کے بعض مقالات کا جب اُن کو علم ہوا تو خواہش ظاہر فرمائی کہ دو مقالے جن میں سے ایک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر تھا، وہ ادارہ ازہر شریف کی طرف سے شائع کریں گے۔ یہ حق تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہمارے ایک گمنام ادارے کی حیثیت اتنی کر دی کہ دنیائے اسلام کی سب سے بڑی علمی یونیورسٹی اس کے طلبہ کے مقالات کو شائع کرنے کی خواہش کرتی ہے۔'' (ماخذ: بصائر وعبر، جلد ثانی، صفحہ: ۲۵۹)

مظاہر علوم سہارنپور میں تخصصِ حدیث:

جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں تخصص فی علوم الحدیث کا شعبہ کھولنے سے قبل مجلس شوریٰ نے تخصص کا نصاب اور نظام کے عنوان پر مشورہ کے لیے ایک خط تیار کیا۔ یہ خط ۱۵؍مشہور علماء دین کو بھیجا گیا، اوران کے جوابات کی روشنی میں ایک رپورٹ تیار ہوئی جو ''شعبہ تخصصِ حدیث کا قیام اور مجلس شوریٰ کی تجویز'' کے عنوان سے شائع ہوئی۔ علامہ احمد رضا بجنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلے میں تفصیلی جواب لکھا ہے۔ انہوں نے تخصص کے طلبہ کی

سہولت کے لیے تحریر فرمایا:

''مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور ہندوستان کی دوسری یونیورسٹیاں بیسیوں شعبوں میں ڈاکٹریٹ کرارہی ہیں اور ڈبل ڈبل کرارہی ہیں، ان کے اسکالر یورپ وامریکہ میں بھی جاکر ڈبل ڈبل ڈاکٹریٹ کررہے ہیں اور وہ ملک ان اسکالروں کے مع اہل وعیال کے تین تین سال اور چار چار سال کے خرچ اُٹھاتے ہیں، ان کے مقابلہ میں اگر ہم بھی حوصلہ وہمت کر کے اپنے تخصص فی الحدیث کے اسکالروں پر چند لاکھ سالانہ خرچ برداشت کرلیں تو علمِ حدیث کے شایانِ شان کارنامہ انجام پائے گا، ان شاءاللہ۔''

(ماخذ: شعبہ تخصصِ حدیث کا قیام اور مجلسِ شوریٰ کی تجویز، صفحہ: ۳۹)

درجہ تخصص کو ایم فل کے برابر بھی بتایا گیا ہے، جیسا کہ مولانا سرفراز خان صفدرؒ کے صاحب زادہ مولانا زاہد راشدی صاحب نے لکھا ہے کہ: ''تکمیل کی نئی شکل تخصصات کی صورت میں ہے، جیسے یونیورسٹیوں میں خاص موضوع پر ایم فل ہوتا ہے، پھر کسی خاص موضوع پر پی ایچ ڈی ہوتا ہے، اس کی تیاری کرائی جاتی ہے۔ ہم نے بھی اس کو تخصص کا نام دے دیا۔ (تخصصات کا تعارف وپس منظر)

ان اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تخصص کا اصل ہدف، بحث وتحقیق کا ملکہ پیدا کرنا اور تحقیقی کام سرانجام دینا ہے، صرف درس وتدریس اور عبارت خوانی مقصود نہیں۔

آئندہ اس موضوع پر مزید تفصیل سے لکھنے اور تخصص کے اعلیٰ معیار کے ساتھ اسلامی تعلیمات کے فروغ پر کام کرنے کا ارادہ ہے، اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

تخصص کی تیاریاں اور تمہیدی مہارتیں:

اب تک یہ واضح ہو چکا ہے کہ تخصص، تعلیم کا ایک اعلیٰ مرحلہ ہے، اور اس مرحلے میں کامیابی کے لیے ضروری تیاریوں اور اہلیت کا حصول لازمی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ تیاری اور تمہیدی مہارت کے لیے کیا اقدامات ضروری ہیں؟

یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ تخصص کے لیے کتابی استعداد ایک بنیادی شرط ہے اور اسے لازمی سمجھا جاتا ہے، بلکہ اسے ریڑھ کی ہڈی بھی کہا جا سکتا ہے، لیکن انسان صرف ریڑھ کی ہڈی کو لے کر کھڑا نہیں ہوسکتا، اس کے لیے ہاتھ، پیر اور دوسرے اعضاء کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح کتابی استعداد کے ساتھ ساتھ دیگر مہارتیں حاصل کرنا بھی ضروری ہے، ان کو ہم ''مبادئ التخصص'' یا ''الدراسات التحضيرية للتخصص'' کہہ

سکتے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

(۱) نص فہمی اور اس کی تحلیل کی مہارت:

کسی بھی علمی عبارت کو صحیح طور پر سمجھنا اور تشریح کرنے کی استعداد، دراصل کتابی استعداد میں شامل ہے۔ کتابی استعداد حاصل کرنے میں اصل مقصد تین چیزوں کو سمجھانا ہے:

۱-عبارت صحیح طور پر پڑھنا۔

۲-عبارت کے معنی اور مفہوم کو صحیح طور پر بیان کرنا۔

۳-اگر عبارت میں کوئی سوال یا اعتراض ہو، تو اسے تفصیل سے تحلیل کرنا۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ عبارت کو صحیح طور پر پڑھنے کے لیے ایک مقررہ قانون ہوتا ہے۔ ہمارے یہاں بھی عبارت کو صحیح پڑھنے کے لیے نحو اور صرف جیسے فنون پڑھائے جاتے ہیں، جن کی مدد سے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ عبارت میں کوئی غلطی ہو رہی ہے یا نہیں؟ اساتذہ اس بات کی آسانی سے نشاندہی کر سکتے ہیں، کیونکہ قواعد ہر کسی کو معلوم ہوتے ہیں۔ تاہم عبارت سے متعلق بعض امور (جیسے اسماء کا تلفظ یا مصطلحات کا تلفظ) سماع پر موقوف ہوتے ہیں، جن کے لیے الگ قوانین ہوتے ہیں۔ تینوں مقاصد کتابی استعداد کا پہلا مرحلہ ہے۔

کتابی استعداد کا دوسرا مرحلہ:

کتابی استعداد کا دوسرا مرحلہ تھوڑا مشکل ہے اور وہ ہے عبارت کا فنی مطلب نکالنا۔ یہ آسان کام نہیں ہے، بلکہ محنت اور مجاہدہ چاہتا ہے، اور فنی قوانین وضوابط کی تطبیق لابدی ہے۔ اگر ان قوانین کی رعایت نہ کی جائے تو عبارت کی فنی تشریح کی استعداد حاصل نہیں ہو سکے گی۔ یہ بھی ضروری ہے کہ عبارت کی صحیح تشریح اور تحریف میں فرق معلوم ہو اور تمیز پر قادر ہو۔

کتابی استعداد کا تیسرا مرحلہ:

کتابی استعداد کا تیسرا مرحلہ دراصل دوسرے مرحلے کی تکمیل ہے، یعنی عبارت کی فنی تشریح کرنے کے بعد اگر اس کے متعلق سوالات یا اعتراضات ہوں، یا نقد و استدراکات کی ضرورت ہو تو ان کو حل کرنا۔

مذکورہ تین مراحل کو حاصل کرنے کے بعد کتابی استعداد اور عبارت فہمی کا مرحلہ عموماً مکمل ہو جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہم کہاں تک یہ استعداد حاصل کر پاتے ہیں؟ جو طالب علم، تعلیم الاسلام کے مرحلے سے دورہ حدیث تک کسی نہ کسی طریقے سے صرف کتاب الطھارۃ پڑھتا ہے، اس کے لیے یہ بات غیر واضح نہیں رہتی کہ اس سے منسلک کسی

بھی عبارت پر اعتراضات آئیں تو ان کا اُصولی جواب دینے پر قادر ہوگا، یہی معمول تھا، لیکن حقیقت میں یہ سوال اُٹھتا ہے کہ کتنے طلبہ اس استعداد کے ساتھ دورہ حدیث کی تکمیل کرتے ہیں؟

دورہ حدیث سے فارغ اور تخصص کے طلبہ کے لیے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ان کے پاس اس نوعیت کی استعداد موجود ہو، کیونکہ تخصص کے دوران جب بحث وتحقیق کی جاتی ہے، تو ایک عبارت کی مکمل طور پر تشریح کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس میں اصولی قوانین کی رعایت کرتے ہوئے نصوص اور عبارت کی فہم اور تحلیل کرنی پڑتی ہے، تاکہ صحیح تشریح پیش کر کے غلط تشریح دور کی جاسکے۔ اگر تخصص سے پہلے یہ ابتدائی اور ضروری چیزیں حاصل نہ ہوں، تو بحث وتحقیق کو درست طریقے سے انجام دینا مشکل ہوگا۔

(۲) مہارتِ تلخیص واستنتاج:

ابتدائی استعدادوں میں سے دوسری اہم استعداد ہے: تلخیص تیار کرنے پر قادر ہونا۔ ظاہری بات ہے کہ ایک تحقیقی کام میں ہزاروں صفحات کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے، صرف ایک مسئلے کے لیے سوسو کتابیں اور کبھی ہزاروں صفحات پڑھنے پڑتے ہیں۔ پھر محقق کو ان طویل اور وسیع مباحث کا خلاصہ تیار کرنا پڑتا ہے، اصل بات نکالنی پڑتی ہے، اور یہ تلخیص اور نتیجہ نکالنے کے لیے مستقل علمی اصول اور ضوابط ہیں، جنہیں اگر نہایت دقت سے نہ اپنایا جائے تو تحریف اور افتراء تک جاسکتے ہیں، اس لیے اس مہارت کے لیے الگ سے تربیت کی ضرورت ہے۔ واضح رہے کہ تلخیص اور اختصار ہر جگہ یکساں نہیں ہوتے، ان دونوں میں فرق ہے۔ عام طور پر، ہم جو عمل کرتے ہیں وہ اختصار ہے، تلخیص اس سے زیادہ نازک اور اہم کام ہے۔ اختصار عموماً عبارت سے متعلق ہوتا ہے اور تلخیص عموماً معنی اور فقروں سے متعلق ہوتی ہے۔ تحقیقی کاموں میں اختصار کے بجائے تلخیص کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے، اس لیے تلخیص کی ابتدائی استعداد پہلے سے حاصل کرنا ضروری ہے۔

تلخیص کے ساتھ ہی متعلق ایک اور چیز ہے، یعنی کسی بھی ایک بحث کو پڑھنے کے بعد اس بحث کا نتیجہ کیا ہے؟ متکلم کیا کہنا چاہتے ہیں؟ اس سے متعلق معنی اور نتیجہ کیا نکل رہا ہے؟ اس نوعیت کے امور کو سمجھنا۔ اس کے ذریعے تلخیص کا کام آسان ہوجاتا ہے، اور ساتھ ساتھ تحقیقی کاموں میں بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

(۳) مہارتِ نقد وتنقیح:

علم کے ہر شعبے میں اختلافات ہیں، اور ان اختلافات کے پیچھے بہت سی وجوہات اور ضروریات ہیں۔ یہ اختلافات مختلف اقسام کے ہوتے ہیں اور بعض اوقات ان میں افراط وتفریط بھی شامل ہوتے ہیں۔ تخصص میں

عموماً ان چیزوں پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے، ایسی چیزوں میں بحث وتحقیقی کام کرنے کے لیے نقد اور تنقیح کی استعداد ضروری ہے، تاکہ ہر بات کو پرکھا جاسکے اور تحلیل وتجزیہ کیا جاسکے، باتوں کی تصدیق اور صدق و کذب کا جائزہ لیا جاسکے۔

ہمارے درسِ نظامی میں اختلافی مسائل کی بحث' ثانویہ کے مرحلے سے ہی شروع ہوجاتی ہے، اور باقاعدہ کئی جماعتوں میں اختلافی مسائل پر بحث وتحلیل کی جاتی ہے۔ اگرچہ''فقه الخلاف'' کے اصول وضوابط نہیں پڑھائے جاتے، لیکن کام شروع ہوجاتا ہے۔ نقد وتنقیح کی ابتدائی مہارت یہاں سے ہی شروع ہوجاتی ہے، لیکن ''فقه الخلاف'' کے اصولوں اور ضوابط کو الگ سے پڑھنا اور مختلف مسائل میں ان کی تطبیق نہ کرنا، نقد وتنقیح کے سلسلے میں مطلوب مہارت حاصل کرنے میں رکاوٹ بنتا ہے، حالانکہ نقد وتنقیح کی مہارت کے بغیر تخصص کا طالب علم بے بس اور عاجز ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ نقد اور تنقیح کے اپنے ہی اصول وضوابط ہیں، جنہیں الگ سے سیکھنا اور کچھ عملی تجربات کے ذریعے ان کی تطبیق کرنا ضروری ہے۔

(۴) مہارتِ بحثِ علمی:

ہم پہلے کئی بار واضح کر چکے ہیں کہ تخصص کا اہم کام بحث وتحقیق ہے۔ اور ہر کام کے اپنے اصول اور ضوابط ہوتے ہیں، اصول کے مطابق کام کرنے سے ہی وہ پرفیکٹ اور مکمل ہوتا ہے۔ بحث وتحقیق ایک بہت نازک کام ہے، جس میں ذکاوت، محنت، وقت، معاون ماحول، اور باقاعدہ منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بحث وتحقیق میں صرف حوالہ جات اور مواد جمع کرنا کام نہیں ہے، بلکہ اصل کام مواد جمع کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے، پھر اس کے بعد مختلف مشکل مرحلے آتے ہیں جنہیں پار کرنا پڑتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے دونوں طریقے جاننا ضروری ہیں، اس لیے تخصص کے مرحلے سے پہلے''منهج البحث'' معلوم ہونا اور اس پر کچھ تجربات تیار کرنا ضروری ہے۔ یہ تجربات' تخصص کو اور زیادہ نتیجہ خیز بناتے ہیں۔

(۵) تخصص کے اصول وخصوصیات کا علم:

علم کے مختلف مراحل ہیں، جیسے ابتدائی، ثانویہ، عالیہ، اور تخصص کا مرحلہ، جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ ہر مرحلے کی اپنی خصوصیات، اُصول، ضوابط، نظام، اور نصاب ہوتا ہے۔ مرحلہ عالیہ میں تعلیم کا معیار اور طریقے خاص ہوتے ہیں، اس مرحلے میں تعلیم کا نظام، اساتذہ، اور طلبہ کے لیے خصوصی نظم تشکیل دیا جاتا ہے۔

اعلیٰ تعلیم کیا ہے؟ اس مرحلے میں تعلیم کا معیار کیسا ہونا چاہیے؟ اس مرحلے میں ترقی کے لیے طلبہ میں کیسی استعداد ہونی چاہیے؟ اور اس مرحلے کو کارگر بنانے کے لیے کون سے کام کرنے چاہئیں؟ یہ سب ایک باشعور طالب علم کو جاننا چاہیے۔

ناظرہ سے لے کر دورہ حدیث اور تخصص تک کا مرحلہ مکمل کر لیتے ہیں، لیکن مذکورہ بالا چیزوں پر غور کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس وجہ سے ہمارے اوقات اور ذہن ضائع ہو جاتے ہیں، لیکن علومِ عالیہ کو صحیح طور پر کام میں نہیں لا سکتے یا کام میں لانے کی صلاحیت تیار نہیں ہوتی۔ اسی وجہ سے عالیہ کے مرحلے میں داخل ہونے سے پہلے علومِ عالیہ کے بارے میں تفصیلی معلومات ضروری ہیں۔

یہ صلاحیت اور مہارت کس طرح حاصل کی جائے؟

تخصص سے پہلے ہی لازمی طور پر حاصل کی جانے والی مہارت کے حق میں بہت مختصر کچھ باتیں اوپر کی گئی ہیں، اُمید ہے کہ یہ بات واضح ہو چکی ہوگی کہ صرف درسیات کے ذریعے یہ مہارتیں حاصل کرنا ناممکن ہے، اس کے لیے اضافی محنت اور مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ یہ مراحل حاصل کرنے کے دو طریقے ہو سکتے ہیں:

(۶) مرحلہ تخصص سے پہلے ہی یہ استعداد حاصل کر لینا:

تخصص سے پہلے ہم فضیلت (منتہی درجہ) کے مرحلے کو پار کرتے ہیں۔ فضیلت کا مرحلہ دراصل مرحلہ عالیہ کا ایک حصہ ہے۔ اگر ہم اساتذہ کرام کے مشورے سے تیاری کرتے رہیں تو یہ سب سے بہتر ہوگا۔ اگر درسیات کے ساتھ ساتھ ممکن نہ ہو تو چھٹیوں کے اوقات کو غنیمت سمجھ کر ہم اپنے آپ کو تیار کر سکتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ تخصص کی تیاری کے لیے اضافی بہت سی کتابوں کا مطالعہ لازمی نہیں ہے۔ درسیات میں پڑھی ہوئی کتابیں اور ان کے ساتھ منسلک کتابوں کے ذریعے بھی ہم تیاری کر سکتے ہیں۔ صرف صحیح طریقے سے پڑھنے اور اسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

(۷) تخصص میں داخلہ لینے کے بعد تیاری کرنا:

تخصص کے ابتدائی مہینوں میں مذکورہ موضوعات الگ سے پڑھانا اور سکھانا، اس کے بعد تخصص کے اصل کام میں داخل ہونا۔ اس طریقے سے ذہین اور محنتی طالب علم بہت زیادہ مستفید ہو سکیں گے اور اپنے حقیقی کاموں میں مہارت دکھا سکیں گے، اور تخصص کے اصل مقصد تک پہنچ سکیں گے۔ یہی طریقہ مختلف وجوہ سے آسان اور مفید ہے، مذکورہ بالا چیزوں میں مہارت الگ سے حاصل کرنے کے بجائے صرف مطلوبہ فن میں

تمرینی محنت پر نچوڑ نا ویسا مفید نہیں ہوتا، اگرچہ تمرین کے ذریعہ یہ مہارت حاصل کرنا ممکن ہے، لیکن یہ ہر ایک کے لیے آسان نہیں ہے۔ بہت سے ذہین طلبہ بھی تمرین اور مذاکرہ کر کے ہدف تک نہیں پہنچ پاتے۔ تمرین کے ذریعہ بحث و مباحثہ کی مہارت حاصل کرنے میں ہی دو سال گزر جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں تخصص کے اصل کام میں مشغول ہونے کی فرصت نہیں ملتی، نتیجتاً ذہین اور محنتی طالب علم ہونے کے باوجود بہت سے طلبہ اپنے اندر تحقیق کی خود اعتمادی پیدا نہیں کر پاتے اور طویل بحث و تحقیق کے لیے اپنے آپ کو تیار نہیں کر پاتے، حالانکہ مذکورہ چیزیں اگر الگ سے حاصل کر لی جاتیں تو تخصص کے اصل مقصد تک پہنچنا آسان ہو جاتا۔

(بقیہ: القراءالراشدۃ کی جدید تمارین کے ساتھ اشاعت)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اصل کتاب کی طرح ان تمارین کو بھی اپنی بارگاہ میں قبولیت و مقبولیت نصیب فرمائے۔ اور طلبہ کرام کے لیے مفید بنادے۔

بہت کم وقت میں کتاب کے متن اور تمارین کی دوبارہ کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور مکتبہ فاروق اعظم محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور سے اس کی طباعت کا کام کیا گیا ہے، تاکہ نیا تعلیمی سال شروع ہونے سے قبل کتاب مارکیٹ میں پہنچ جائے اور طلبہ کے لیے اس کا حصول آسان ہو۔ اس وجہ سے اس میں غلطیوں کی بھی گنجائش ہے۔ احباب اگر ان پر مطلع فرمائیں گے تو اگلی اشاعت میں ان شاء اللہ ان کی تصحیح کر دی جائے گی۔

بزرگوں کی خدمت میں اصلاح علم کے لیے بھی جانا چاہیے

مشائخ کے یہاں جانے کی ضرورت عموماً یہ سمجھی جاتی ہے کہ عمل کی اصلاح ہو، مگر میں کہتا ہوں کہ علم کی اصلاح کے لیے بھی جانا چاہیے، اس لیے کہ صحیح علم اللہ والوں ہی کے پاس ہوتا ہے، علم قیل و قال کا نام نہیں ہے، بلکہ ایک نور ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن کے قلب میں ڈالا جاتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ عملی گمراہی، علمی گمراہی کا نتیجہ ہے اور یہ اس زمانے میں عام ہے، عقائد کا تعلق علم ہی سے ہے، علم صحیح نہ ہوگا تو عقیدہ بھی صحیح نہیں رہ سکتا۔

حضرت مولانا شاہ وصی اللہ رحمہ اللہ (تذکرہ مصلح الامت، ص169)

تفسیر مظہری ایک تجزیاتی مطالعہ

مولانا دبیر احمد قاسمی

قرآن مجید علوم ومعانی کا ایک بے کراں سمندر ہے، اس کے حقائق ومعانی کی گرہ کشائی اور اسرار وحکم کی جستجو وتلاش کا سلسلہ اس وقت سے جاری ہے جب یہ نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا؛ لیکن آج تک کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکا کہ اس نے اس بحر علم وحکمت کی تمام وسعتوں کو پالیا ہے۔

انسانی تحقیقات جتنی بھی حیران کن اور ذہن وعقل کو مبہوت اور ششدر کر دینے والی ہوں، ایک خاص مدت کے بعد ان کی آب وتاب اور چمک دمک ماند پڑ جاتی ہے؛ لیکن یہ قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ اس کے معارف وحقائق اور علوم وحکمت کی جدت وندرت پر امتدادِ زمانہ کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا۔

مسلمان مصنّفین نے لغات، تاریخ، اصول، احکام اور دوسری بے شمار جہتوں سے قرآن کی جو خدمت انجام دی ہے، تاریخ عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اس خدمت میں عرب ومصر، بلخ ونیشاپور، سمرقند وبخارا اور دنیا کے دوسرے بلاد وممالک کے مصنّفین اور اصحابِ علم نے جہاں حصہ لیا وہیں برصغیر ہند وپاک کے علماء بھی اس کارِ عظیم میں ہر قدم پر ان کے دوش بہ دوش رہے۔

برصغیر کے علماء کی قرآنی خدمات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس موضوع پر ان کی مصنفات کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہے۔

علماء ہند وپاک نے قرآنی موضوعات پر اردو زبان میں جہاں بہت سی بیش قیمت کتابیں تالیف کی ہیں، وہیں انھوں نے اس موضوع پر عربی زبان میں بھی نہایت گراں قدر علمی ذخیرہ چھوڑا ہے۔

علماء ہند وپاک کی قرآنی خدمات میں ایک اہم نام تفسیر مظہری کا ہے، یہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ کی تالیف ہے؛ یہ کتاب عربی زبان میں لکھی گئی ہے اور دس جلدوں پر مشتمل ہے۔

قاضی ثناء اللہ صاحب کے مختصر حالات:

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ ۱۱۴۳ھ میں پیدا ہوئے، انھوں نے جس خاندان میں آنکھ کھولی وہ علم وفضل کا گہوارہ تھا، ان

کے پیش رو بزرگوں میں سے متعدد منصبِ قضا کی زینت رہ چکے تھے، ان کے بڑے بھائی مولوی فضل اللہ رحمہ اللہ ایک بلند پایہ عالم دین اور نیک صفت بزرگ تھے، وہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے فیض یافتگان اور اس سلسلے کے اونچے بزرگوں میں سے تھے۔

قاضی صاحبؒ کا سلسلۂ نسب حضرت شیخ جلال الدین کبیر اولیاء چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ کی شخصیت میں شروع ہی سے وہ اوصاف نمایاں تھے جو ان کے تابناک اور روشن مستقبل کا پتہ دے رہے تھے۔ محض سات برس کی عمر میں انھوں نے حفظ قرآن مکمل کر لیا تھا، سولہ سال کی عمر میں وہ ظاہری علوم کی تحصیل سے فارغ ہو چکے تھے، اس کے علاوہ علماء محققین کی کم و بیش ساڑھے تین سو کتابیں اس مدت میں ان کے مطالعہ سے گزر چکی تھیں۔

دو سال تک انھوں نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے حلقۂ درس میں شریک رہ کر فقہ و حدیث کی تکمیل کی۔

ابھی ظاہری علوم کی تحصیل سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ باطنی احوال کی اصلاح کی فکر دامن گیر ہوئی، نظرِ انتخاب حضرت شیخ الشیوخ شاہ عابد سنامی رحمہ اللہ پر پڑی، ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔

حضرت شیخ کی توجہِ کامل اور قاضی صاحب کے صفائے باطن کا یہ اثر تھا کہ وہ سلوک کی منزلیں نہایت تیزی سے طے کرنے لگے اور نہایت تھوڑی مدت میں روحانیت کے نہایت اعلیٰ مقام پر پہنچ گئے۔

اس کے بعد انھوں نے حضرت شاہ عابدؒ ہی کے حسب ہدایت حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ سے اپنا اصلاحی تعلق قائم کیا، حضرت مرزا صاحب رحمہ اللہ کا فیض اس وقت پورے ملک میں جاری تھا اور ہزاروں تشنگانِ حق اس چشمۂ ہدایت سے سیراب ہو رہے تھے۔

مرزا صاحبؒ کے فیض تربیت نے ان کو بہت جلد تپا کر کندن بنا دیا اور صرف اٹھارہ سال کی عمر میں وہ ظاہری علوم سے فراغت اور طریقۂ نقشبندیہ کی خلافت حاصل کرنے کے بعد خدمتِ دین اور اصلاحِ خلق کے کاموں میں مشغول ہو گئے۔

مرزا صاحب رحمہ اللہ قاضی صاحب کو بے حد عزیز رکھتے تھے، ان کو قاضی صاحب سے کس درجہ تعلق خاطر تھا اور وہ ان کے علمی اور روحانی کمالات کے کس درجہ معترف و مداح تھے، اس کا اندازہ ان کے درج ذیل اقوال سے لگایا جا سکتا ہے:

حضرت مرزا صاحبؒ فرماتے ہیں: "میری نسبت اور ان کی نسبت علوِ مرتبہ میں مساوی ہے، وہ ظاہری اور باطنی

کمالات کے اجتماع کی وجہ سے عزیز ترین موجودات میں سے ہیں، وہ صلاح وتقویٰ اور دیانت کی مجسم روح ہیں۔"

حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "مجھے خود حضرت کی زبانی سننے کا موقع ملا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ اگر قیامت کے دن خدا نے مجھ سے پوچھا کہ تم میری درگاہ میں کیا تحفہ لائے ہو، تو میں عرض کروں گا "ثناء اللہ پانی پتی"۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ جہاں تصوف وسلوک میں اعلیٰ مقام کے حامل تھے، وہیں وہ ظاہری علوم میں بھی امامت واجتہاد کے مرتبہ پر فائز تھے، ان کا تصوف ان کے علم سے مغلوب نہیں ہوا اور نہ اعمالِ تصوف ان کے ذوق علم ومطالعہ میں کمی پیدا کر سکے۔

حضرت شاہ غلام علیؒ فرماتے ہیں: "حضرت قاضی زبدۂ علماء ربانی اور مقربِ بارگاہِ یزدانی ہیں، عقلی ونقلی علوم میں انھیں کامل دسترس ہے، فقہ اور اصول میں وہ مجتہد کے مرتبہ پر فائز ہیں۔"

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ ان کو "بیہقی وقت" کہا کرتے تھے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں سے انھوں نے "عَلَم الہدیٰ" کا لقب پایا تھا۔

قاضی صاحبؒ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے مجھے فقہ، حدیث اور تفسیر میں رائے صائب عطا فرمائی ہے۔"

قاضی صاحب کے علمی متروکات ان کی تیس سے زائد کتابیں ہیں، جن میں بیشتر اب تک غیر مطبوعہ ہیں، ان کتابوں کے خطی نسخے شاہ ابوالحسن زید فاروقی لاہور پاکستان کے کتب خانہ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

تفسیر مظہری:

یوں تو قاضی صاحب رحمہ اللہ کی تمام کتابیں معلومات وحقائق کا مرقع اور علوم ومعارف کا گنجینہ ہیں؛ لیکن ان کی کتابوں میں جو شہرت اور مقبولیت تفسیر مظہری کو حاصل ہوئی وہ ان کی کسی اور کتاب کو نہیں حاصل ہوئی۔

ذیل میں ہم اختصار کے ساتھ اس تفسیر کی ان خصوصیات کا جائزہ لیں گے، جس نے اس کو خاص وعام ہر دو طبقہ میں شہرت ومقبولیت عطا کی ہے۔

مسائل فقہیہ:

عربی زبان میں ایسی متعدد تفسیریں لکھی جا چکی ہیں، جن میں فقہی رنگ بہت نمایاں ہے، جصاص کی "احکام القرآن" اور امام قرطبی کی "الجامع لاحکام القرآن" اس سلسلے کی بہت مشہور کتابیں ہیں۔ اوّل الذکر تفسیر میں تو خاص طور پر ان ہی آیات کی تفسیر کی گئی ہے جن سے فقہی مسائل واحکام مستنبط ہوتے ہیں۔

تفسیر مظہری میں فقہی احکام جس کثرت سے ذکر کیے گئے ہیں کہ اگر ان سب کو بھی فقہی ترتیب پر جمع کر دیا جائے تو واقعہ یہ ہے کہ احکام القرآن کے موضوع پر ایک نہایت وقیع اور قیمتی کتاب تیار ہو جائے گی۔

قاضی صاحبؒ نے اس تفسیر میں نہ صرف یہ کہ فقہی مسائل کثرت سے ذکر کیے ہیں؛ بلکہ انھوں نے ائمہ فقہاء کے نقطہ ہائے نظر اور ان کے دلائل کو بھی ذکر کیا ہے، ان کے استدلال کی کمزوریوں پر بھی روشنی ڈالی ہے اور مسلکِ راجح کی ترجیحی وجوہات پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے۔

نمونہ کے لیے یہاں چند مثالیں قلم بند کی جاتی ہیں:

غلام کے لیے اپنے آقا سے طلب کتابت کن شرائط کے ساتھ جائز ہے، اس سلسلے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ بعض علماء اس کے لیے عقل اور بلوغ کی شرط لگاتے ہیں، ان کا استدلال اس آیت سے ہے "وَالَّذِينَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا" (سورۃ النور، آیت ۳۳) وہ فرماتے ہیں خیرًا سے مراد یہاں عقل اور بلوغ ہے۔

قاضی صاحبؒ اس استدلال پر رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں: طلبِ کتابت جس کا ذکر اس آیت کے شروع میں ہے، اسی وقت ممکن ہے؛ جب کہ غلام اس کی اہلیت یعنی عقل ودانائی ہو، اگر غلام غیر عاقل ہو تو اس کی طرف سے طلبِ کتابت سرے سے غیر معتبر ہوگی؛ لہٰذا جب یبتغون الکتاب کے ضمن میں اس شرط کا ذکر پہلے آچکا تو خیرًا سے بھی عقل ودانائی ہی مراد لینا تکرار اور اعادہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔

بلوغ کی شرط کا جہاں تک ذکر ہے تو وہ اس لیے ضروری نہیں کہ نابالغ سمجھدار غلام سے بھی طلبِ کتابت کا تحقق ہوسکتا ہے۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ کے فقہی استنباطات نہایت لطیف ہیں جو ان کی فقہی بالغ نظری اور بصیرت کے غماز ہیں۔ سورۂ معارج کی آیت الاعلی أزواجهم أو ماملکت أیمانهم (سورۃ المعارج، آیت ۳۰) کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: عورت کا اپنے مملوک غلام سے تعلق جسمانی قائم کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ لفظ علی بتا رہا ہے کہ مالک مملوک کے مقابلے میں برتر اور اعلیٰ ہے، لہٰذا اگر عورت اپنے غلام سے جسمانی تعلقات قائم کرے گی تو یہ فرق ختم ہو جائے گا؛ کیوں کہ فاعل اعلیٰ ہوتا ہے۔

بالائے قدم (پازیب وغیرہ کی جگہ) ستر میں شامل ہے، قاضی صاحبؒ اس کے شاملِ ستر ہونے کو قرآن کی اس آیت سے ثابت کرتے ہیں "ولا یضربن بأرجلهن لیعلم ما یخفین من زینتهن" (سورہ النور، آیت ۳۱) فرماتے ہیں: پازیب وغیرہ مخفی زینتیں ہیں، ان کا چھپانا جب اس آیت کی رو سے واجب اور ضروری ہے تو محل پازیب کا چھپانا تو بدرجۂ

اولیٰ ضروری ہوگا۔

استئذان کی جملہ صورتوں میں سے ایک صورت یہ بھی ہے کہ کسی کے گھر کے باہر خاموشی سے اس کے اندر سے نکلنے کا انتظار کیا جائے، نہ داخلہ کی اجازت طلب کی جائے اور نہ اس کو آواز دی جائے۔

حضرت ابن عباس ایک انصاری صحابی کے پاس طلبِ حدیث کے لیے جاتے اور خاموشی سے ان کے گھر سے باہر نکلنے کا انتظار کرتے۔ یہ واقعہ مذکورہ مسئلہ کی دلیل ہے۔ حضرت قاضی صاحبؒ فرماتے ہیں: آیتِ قرآنی "ولو أنهم صبروا حتى تخرج اليهم لكان خيرا لهم "(سورۃ الحجرات ۵) کو بھی اس مسئلہ کی دلیل قرار دیا جاسکتا ہے۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تہجد کی نماز ابتداء فرض تھی۔ بعد میں اس کی فرضیت آپ کے حق میں باقی رہی یا نہیں اس سلسلے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ بعد کے ایام میں تہجد کی فرضیت آپ سے ساقط کردی گئی تھی۔ قاضی صاحبؒ کا استدلال آیتِ ذیل سے ہے "ومن الليل فتجهد به نافلة لك"(سورۃ الاسراء ۷۹)

فرماتے ہیں اگر بعد کے دور میں تہجد اسی طرح آپ پر فرض باقی رہتا تو لَكَ کے بجائے عَلَيْكَ کہا جاتا۔

اس پر یہ شبہ نہ کیا جائے کہ نمازِ تہجد تو تمام امت کے لیے نفل ہے؛ لہٰذا اگر اس کو نبی کے حق میں بھی نفل ہی قرار دیا جائے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطورِ خاص اس کے ادا کرنے کا حکم دینا کوئی معنی نہیں رکھتا؛ کیونکہ تہجد کی ادائیگی سے جہاں عام لوگوں کے گناہ دھلتے ہیں وہیں یہ حضراتِ انبیاء کے لیے ترقی درجات کا ذریعہ ہے؛ کیونکہ انبیاء خطاؤں اور لغزشوں سے پاک ہوتے ہیں۔

بلاخوفِ تامل یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اس تفسیر میں فقہی رنگ سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ اس کے مؤلف کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ کبھی اعتدال کی راہ نہیں چھوڑتے، گروہی عصبیت یا مسلکی تعصب کا شائبہ ان کی تحریروں میں نظر نہیں آتا؛ اس لیے باوجودے کہ قاضی صاحبؒ مذہب حنفی کے شارح اور ترجمان تھے؛ لیکن بہت سے مقامات پر انھوں نے ائمہ ثلاثہ کے مذہب کو راجح قرار دیا ہے۔

احادیث کا بہ کثرت ذکر کرنا:

کون نہیں جانتا کہ حدیث وسنت کلامِ الٰہی کی شرح اور اس کے اجمال کی تفصیل ہے؛ لیکن اس کے باوجود ایسی تفاسیر کم نظر آتی ہیں جن میں احادیث وروایات بہ کثرت ذکر کی گئی ہوں اور آیت کی تشریح روایت سے کی گئی ہو۔

تفسیر مظہری کا یہ خاص امتیاز ہے کہ اس میں نقل روایت کا کثرت سے اہتمام کیا گیا ہے، قاضی صاحبؒ نے فقہی

احکام،تصوف وسلوک کے مسائل،فضائل سوروآیات اورفضائل تسبیحات واذ کاروغیرہ کاذکرکرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ بہ کثرت روایات نقل کی ہیں؛ بلکہ عام مفسرین کی روش سے ہٹ کر بہت سی احادیث کے صحت وضعف پر محدثین اورائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کی روشنی میں بحث بھی کی ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہرقسم کے غلہ پھل اور سبزی میں زکوٰۃ واجب ہے،امام شافعیؒ کے نزدیک صرف اس پیداوار میں زکوٰۃ واجب ہے جس میں غذائیت ہے،ان کے نزدیک سبزیوں میں کسی قسم کی زکوٰۃ نہیں ہے،ان کی دلیل حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے:"کھیرا،ککڑی،خربوزہ،تربوزہ،انار،گنااورسبزیاں معاف ہیں۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں زکوٰۃ معاف کردی ہے"۔

قاضی صاحبؒ اس روایت کونقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:"اس حدیث کی روایت میں ضعف بھی ہے اور انقطاع بھی،اس کے راویوں میں سے اسحاق اورابن نافع ضعیف ہیں،یحییٰ بن معین کاقول ہے کہ نافع کچھ نہیں،اس کی حدیثیں نہ لکھی جائیں،امام احمداورامام نسائی نے اس کومتروک الحدیث قرار دیا ہے۔

قاضی صاحبؒ نے اس مقام پرشافعی رحمہ اللہ کے مسلک کی موید متعدد حدیثیں مختلف طرق سے نقل کی ہیں اوران روایتوں کےضعف پرنہایت تفصیل سے کلام کیا ہے۔

تصوف وسلوک کے مسائل:

قاضی ثناءاللہ صاحبؒ کی شخصیت علمی اور روحانی کمالات کی جامع تھی۔جیسا کہ ان کے حالات میں گزرچکا ہے وہ ایک بلند پایہ محدث، بالغ نظرفقیہ اور باکمال مفسر ہونے کے ساتھ ایک صاحبِ باطن اور نیک صفت بزرگ بھی تھے،انھوں نے ظاہری علوم کی تحصیل کے ساتھ اپنے بزرگوں سے اخلاق وتصوف کا درس بھی لیا تھا،تصوف میں انہماک اوراپنے شیخ اورمرشد سے غایت درجہ عقیدت ومحبت ہی کا یہ اثر تھا کہ انھوں نے اپنی اس معرکۃ الآرا تفسیر کواپنے شیخ کی طرف منسوب کیا۔

اس کتاب میں انھوں نے جہاں دوسرے مسائل ذکر کیے ہیں، وہیں اس میں انھوں نے تصوف کے انتہائی دقیق مسائل اور باریک نکات بھی ذکر کیے ہیں، یہاں اس کی بس ایک مثال کافی ہوگی!

صوفیاءکرام فرماتے ہیں: سالک کوفنائےقلب کا مقام مشائخ کےتوسط کے بغیرنہیں حاصل ہوسکتا،قاضی صاحبؒ آیت قرآنی تعرج الملئکة والروح اليه في يوم كان مقداره خمسين ألف سنة (سورۃ المعارج،آیت ۴) کے ذیل میں اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”سالک کو فناءِ قلب کا مقام اسی وقت حاصل ہوگا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشائخ کے واسطے سے محبتِ الٰہی کا فیضان اسے حاصل ہو۔ مشائخ کے واسطے کے بغیر اگر وہ صرف عبادات وریاضات کے ذریعہ فناءِ قلب کا مقام حاصل کرنا چاہے تو اسے پچاس ہزار سال تک ریاضت ومجاہدہ کرنا ہوگا، ظاہر ہے کہ جب دنیا کا اس قدر طویل مدت تک باقی رہنا محال اور ناممکن ہے تو کسی ایک فردِ بشر کا اتنے لمبے عرصہ تک زندہ رہنا کیسے ممکن ہوسکتا ہے، اس سے یہ ظاہر ہوا کہ خدا تعالیٰ کی کامل معرفت اور فناءِ قلب کا مرتبہ اس وقت تک نہیں حاصل ہوسکتا؛ جب تک کہ شیخ کے توسط سے فیضانِ الٰہی کی کشش حاصل نہ ہو، ان افراد کو براہِ راست روح کے توسط سے یہ مقام حاصل ہوجاتا ہے انھیں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کی ضرورت پڑتی ہے۔“

اپنے شیخ ومرشد حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ کے ارشادات وملفوظات بھی انھوں نے جگہ جگہ نقل کیے ہیں، حضرت مجدد الف ثانی، شیخ شہاب الدین سہروردی، امام یعقوب کرخی وغیرہ اکابر صوفیاء کے ارشادات کو بھی انھوں نے متعلقہ آیتوں کے ذیل میں تفصیل سے نقل کیا ہے۔

اس تفسیر کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس میں تصوف وسلوک کے بہت سے مسائل کو احادیث اور آیات سے مدلل کرکے بیان کیا گیا ہے۔ صوفیا کے افکار ونظریات پر ہونے والی تنقیدات کا بھی اس میں انھوں نے نہایت تحقیق کے ساتھ جواب لکھا ہے۔ اس موضوع پر ان کا سب سے قیمتی اور مشہور ومتداول رسالہ ”ارشاد الطالبین“ ہے اس کے علاوہ دو رسالے اور انھوں نے اس موضوع پر تحریر کیے ہیں۔

(۱) رسالہ ”احقاق در رد اعتراضات شیخ عبدالحق محدث بر کلام حضرت مجددؒ“ یہ رسالہ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ان اعتراضات کے جواب میں لکھا گیا ہے جو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے حضرت مجدد کے کلام پر کیے تھے۔

(۲) ”رسالہ در جوابِ شبہات بر کلامِ امامِ ربانی“ اس رسالہ میں بھی انھوں نے حضرت مجددؒ کے معارف کی تحقیق کی ہے اور ان شبہات اور اشکالات کو رفع کیا ہے جو ان کے کلام پر وارد کیے گئے ہیں۔

قاضی صاحب کے تصوف کی خاص بات یہ ہے کہ وہ افراط وتفریط سے پاک ہے، وہ قرآن کو تصوف کے تابع کرنے کے قائل نہ تھے، انھوں نے کتاب وسنت سے تصوف کو مدلل کرنے کی کوشش کی؛ اس لیے ان کا نظریہ تصوف ان نظریات کی آمیزش سے پاک ہے جو شریعت اسلامی کی روح سے غیر ہم آہنگ ہیں۔

قاضی صاحبؒ صوفیاء کے اقوال کی تشریح اور قرآنی آیات سے اس کی تطبیق کے دوران آیت کے اصل الفاظ اور اس کے سیاق وسباق پر ہمیشہ نگاہ رکھتے ہیں اور نظمِ قرآنی، آیت کے سیاق وسباق اور اندازِ عبارت سے سرمو انحراف نہیں کرتے۔ ذیل میں ہم چند ایسی مثالیں نقل کرتے ہیں جن سے ان کے علمی اور تحقیقی مزاج اور کمال احتیاط کا پتہ چلتا ہے۔

هل ینظرون الا أن یأتیھم الله فی ظلل من الغمام و الملئکة وقضی الأمر (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۱۰)

آیت بالا کی تفسیر میں اہل السنۃ والجماعۃ کی متفقہ رائے تفصیل سے نقل کرنے کے بعد وہ لکھتے ہیں: ان جیسی آیات کی تفسیر میں اہل سلوک کا مسلک کچھ اور ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تجلیاتِ بلا کیف، اس کا صفاتِ جسمیہ اور حدوث کی علامات سے پاک ہونا تفصیل سے لکھنے کے بعد اپنا کلام اس پر ختم کرتے ہیں۔

"ان حقیقتوں کا ادراک اہل دل اور اصحابِ ذوق حضرات ہی کر سکتے ہیں، جنھوں نے اس کی حقیقت کو پالیا ہے وہ اس کی صحیح تعبیر سے قاصر ہیں، یہ چیزیں جب لوگوں کے سامنے بیان کی جاتی ہیں تو ان کی عقل حیران و ششدر رہ جاتی ہے اور معنی مرادی کے علاوہ کچھ اور سمجھ لیتے ہیں؛ لہٰذا ایسی چیزوں میں سکوت لازم ہے اور اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور اللہ و رسول کے علاوہ کسی کو اس کا حق نہیں ہے کہ وہ ان آیات کی تفسیر اپنی طرف سے کرے۔"

فخذ أربعة من الطیر فصرھن الیك ثم اجعل علی کل جبل منھن جزئًا ثم ادعھن یأتینك سعیًا الخ

(سورۃ البقرۃ، آیت ۲۶۰)

قاضی صاحبؒ نے اس مقام پر پہلے آیت کی تفسیر میں عطاء بن رباح، حضرت ابن عباس اور عطا خراسانی وغیرہ کا قول نقل کیا ہے، پھر اس کے بعد أربعة من الطیر کی حکمت، مقامِ فنا اور مقامِ بقاء کی تشریح، مذکورہ پرندوں کے خصوصی اوصاف اور ان کی حکمت پر خالص صوفیانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اس بحث کے خاتمہ پر انھوں نے جو بات کہی ہے وہ ان کے معتدل نقطۂ نظر کی پوری عکاسی کرتی ہے۔ فرماتے ہیں: "وھذہ کلمات من أھل الاعتبار لامدخل لھا فی التفسیر" یہ صرف اہلِ تصوف کی حکمت آفرینیاں ہیں، تفسیر آیت سے ان باتوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

تنقید و تجزیہ:

کسی بھی فن کے ماہرین کے اقوال اس فن میں مرجع و استناد کی حیثیت رکھتے ہیں؛ اس لیے متاخرین کی کتابوں میں ان کا مذکور ہونا ناگزیر ہے۔ قاضی صاحبؒ نے بھی اس تفسیر میں ائمہ فن کے اقوال جگہ جگہ نقل کیے ہیں؛ لیکن انھوں نے ان اقوال کے نقل کردینے پر ہی صرف اکتفا نہیں کیا ہے؛ بلکہ نہایت تحقیق اور گہری بصیرت کے ساتھ ان کے تمام پہلوؤں کا جائزہ بھی لیا ہے، جن اقوال میں انھیں کمزوری کا کوئی پہلو نظر آیا اس پر انھوں نے تنقید کی ہے اور مسلکِ راجح کو اختیار کیا ہے۔ آیتِ قرآنی "أولئك الّذین ھدی الله، فبھداھم اقتدہ" (سورۃ الانعام) کی تفسیر میں قاضی بیضاویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ "ھداھم" سے مراد عقیدۂ توحید اور دین کے وہ اصول ہیں جو تمام شریعتوں میں مشترک رہے ہیں۔ اس سے فروعی مسائل مراد نہیں ہیں؛ کیونکہ فروعی احکام میں تو انبیاء میں اختلاف ہے؛ لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گذشتہ تمام انبیاء کی شریعتوں پر چلنے کا حکم دیا گیا اور آپ گذشتہ شرائع کے مکلف تھے۔

قاضی صاحبؒ نے علامہ بیضاوی کے اس قول کو ذکر کرنے کے بعد درجِ ذیل الفاظ میں اس پر تنقید کی ہے:

"تمام انبیاء امرِ خداوندی کے مکلف تھے، اگر گذشتہ شریعتوں کے فروعی احکام کو بذریعہ وحی منسوخ نہیں کیا گیا تھا تو ان فروعی احکام کی تعمیل بھی سب کے لیے ضروری تھی اور اگر وحی متلو یا وحی غیر متلو کے ذریعہ سابق فروعی احکام کو منسوخ کر کے جدید احکام نازل کیے گئے تو اب ان جدید احکام کی تعمیل لازم ہے، غرض یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام گذشتہ شریعتوں کے فروعی احکام پر بھی عمل کے پابند تھے بشرطیکہ جدید شریعت میں ان کو منسوخ نہ کر دیا گیا ہو۔"

فقہ واصول، تفسیر وحدیث، ادب وبلاغت، فلسفہ وکلام، نحو وصرف، غرض علومِ عالیہ یا علومِ آلیہ میں سے کوئی ایسا علم نہیں ہے جس پر مؤلف کی گہری نظر نہ ہو؛ اس لیے اس کتاب میں قرآنی آیات کی تفسیر کے ضمن میں جگہ جگہ ان علوم کے دقیق اور باریک مسائل کا ذکر بھی ملتا ہے اور ان کی عمدہ تحقیق اور تنقید بھی۔ صاحبِ مدارک اور امامِ بیضاوی نے سورۃ الزمر کی آیت "والّذی جاء بالّصدق وَصَدّقَ به أولئك هم المتّقون" (الزمر ۳۳) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تقاضائے عربیت یہ ہے کہ جاء اور صدّق کا فاعل ایک قرار دیا جائے، یعنی جو اس قرآن کو لے کر آیا اسی نے اس کی تصدیق کی کیوں کہ اگر صدّق کا فاعل اس کو قرار نہ دیا جائے جو جاء کا فاعل ہے تو اسمِ موصول الذی یہاں محذوف ماننا پڑے گا، جو کہ جائز نہیں ہے یا فاعل کی ضمیر محذوف ماننی ہوگی جب کہ مرجع مذکور نہیں ہے۔

قاضی صاحبؒ اس قول کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"صاحب مدارک اور بیضاوی نے یہ کیسے لکھ دیا کہ موصول یعنی الّذی کو صدّق سے پہلے محذوف ماننا جائز نہیں ہے۔ کلبی، قتادہ، ابوالعالیہ اور مقاتل جیسے ائمہ تفسیر نے تو وہی بات لکھی ہے جو ہم نے پہلے ذکر کی۔ موصول کے حذف کیے جانے کی مثال حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر ہے

أمن یهجوا رسول الله منهم   ویمدحه ویَنْصُرُه سواء

"کیا ان میں سے وہ شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو اور (وہ شخص جو) آپ کی تعریف کرتا ہے اور آپ کی مدد کرتا ہے برابر ہو سکتے ہیں۔"

مثالِ مذکور میں دوسرے مصرعہ میں من اسمِ موصول محذوف ہے۔

تفسیر مظہری پر کرنے کے کام:

اس میں شبہ نہیں کہ اس تفسیر کو عوام وخواص ہر دو طبقہ میں بے حد مقبولیت اور پذیرائی حاصل ہوئی، اس کے سہل اسلوب

نگارش طرز بیان کی سادگی، حسن ترتیب اور جامعیت کی وجہ سے تمام لوگوں نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا؛ لیکن یہ واقعہ ہے کہ بعض دوسری جہتوں سے اس سے اسی قدر بےتوجہی بھی برتی گئی۔

ہندوپاک سے اب تک اس کے متعدد اردو عربی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں؛ لیکن اس کا کوئی بھی ایڈیشن ان خصوصیات سے مزین نہیں ہے جس سے قاری کے لیے استفادہ کی راہ آسان ہوتی ہے۔

اردو زبان میں میری معلومات کے مطابق اب تک اس کے دو ترجمے کیے گئے ہیں: اس کا پہلا اردو ترجمہ ندوۃ المصنّفین نے شائع کیا تھا، یہ ترجمہ تشریحی ہے اور بہت سے ضروری اضافات پر مشتمل ہے، بعض مقامات پر تعلیقات اور حواشی بھی درج ہیں؛ لیکن ان خوبیوں کے ساتھ اس میں ایک بڑی خامی یہ ہے کہ آغاز کتاب میں نہ کوئی پیش لفظ اور مقدمہ ہے اور نہ کتاب اور صاحب کتاب کا کوئی تعارف ہے۔

اس کا دوسرا اردو ترجمہ حال ہی میں مشہور اشاعتی ادارے فرید بک ڈپو نے شائع کیا ہے، یہ ترجمہ پہلے ترجمہ کے مقابلے میں کسی قدر لفظی ہے؛ البتہ کتاب کے اس ایڈیشن میں مآخذ کی نشان دہی اور روایات کی تخریج کر دی گئی ہے۔ لیکن اس تفسیر پر کرنے کے بہت سے کام ابھی بھی باقی ہیں۔ جس جامعیت کے ساتھ اس میں فقہی احکام کا احاطہ کیا گیا ہے اس کی نظیر کم از کم علماء ہند کی لکھی ہوئی تفسیروں میں نہیں ملتی ہے، ضرورت ہے کہ ان تمام احکام اور مسائل کو فقہی ترتیب وتبویب کے ساتھ ایک مستقل کتاب میں جمع کیا جائے، جہاں تعلیقات اور حواشی کی ضرورت ہو وہاں حواشی لکھے جائیں، فقہی عبارتوں کے حوالے لکھے جائیں اور احادیث وآثار کی تخریج کی جائے۔

یہ کتاب اگرچہ بہت سی خصوصیات اور خوبیوں کی جامع ہے اور بعض جہتوں سے منفرد اور امتیازی شان کی حامل ہے؛ لیکن اب تک عالم عرب میں اس کا کما حقہ تعارف نہیں ہو سکا ہے، اس کی بنا پر نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ اس سے ناواقف اور اس کے فوائد علمیہ سے محروم ہے؛ بلکہ یہ عدمِ واقفیت کتاب کی علمی خدمت اور جدید طرز پر اس کی طباعت کی راہ میں بھی حائل ہے۔ ایڈیٹنگ اور تحقیق وتخریج کا کام کرنے والے حضرات اگر اس جانب متوجہ ہوں تو یہ ایک بڑی علمی خدمت ہوگی۔

اس وقت جبکہ پرنٹ میڈیا اور الکٹرانک میڈیا کی غیر معمولی ترقی اور سی ڈی وانٹرنیٹ کے فیض عام نے ماضی کے اندوختوں کی بازیافت اور جدید طرز پر اس کی تہذیب وتنسیق اور تخریج کے کام کو بہت حد تک آسان بنا دیا ہے اس میں یہ کام زیادہ فرصت طلب اور فراغت ویکسوئی کا متقاضی بھی نہیں ہے۔

مقالات ومضامین

طلبہ میں عربی انشاو علمی مقالہ نگاری کے ذوق کی آبیاری

ایک مجوزہ عملی خاکہ (۱)

عبدالوہاب سلطان دِہروی
استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

پس منظر و پیش منظر:

الحمدللہ، دینی مدارس اوران کا نظام ونصاب اپنی مثال آپ ہے، جس کی افادیت ونافعیت کی ایک دنیا معترف اور شاہدِ عدل ہے۔

البتہ کچھ عرصہ سے دینی مدارس کی موجودہ فضا کے اندر ہم طلبہ میں تحریر وتالیف خصوصا عربی انشاء پردازی اورتصنیف کا وہ ذوق ماند پڑتا جارہا ہے، جو ہمارے اکابرومشائخ کا طرۂ امتیاز تھا، اور جنہوں نے اسی نظام ومنہج کو کماحقہ پڑھ کر''حجۃ اللہ البالغۃ''، ''حاشیہ سہارنپوری''، ''فتح الملہم''، ''فیض الباری''، ''احکام القرآن''، ''معارف السنن''اور''تکملہ فتح الملہم''وغیرہ جیسے علمی کارنامے سرانجام دیئے، علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سعودی فرماں رواکے سامنے ایک خالص علمی موضوع پر کی گئی شستہ فصیح عربی تقریر آج بھی تاریخ کے ریکارڈ میں محفوظ ہے، جوان کی بیساختہ بلیغ عربی تقریری صلاحیت کی گواہی دیتی ہے، علامہ ابوالحسن ندویؒ کی فکری ودعوتی تصانیف ومحاضرات نے عرب دنیا میں ایک خاموش انقلاب بپا کیا تھا، ظاہر ہے ان حضرات نے اسی نصاب ونظام سے یہ صلاحیت حاصل کی تھی۔اوراب بھی اللہ تعالی نے پاک وہند کی بہت سی شخصیات کواپنی بلیغ عربی تحریرات، وقیع عربی تالیفات وتحقیقات، اور مؤتمرات وندوات میں پیش کئے گئے محاضرات کے ذریعے اکابر کے علوم ومعارف کو دنیا بھر میں پھیلانے کی خدمت کے لئے موفق فرمایاہے، لیکن ایسے حضرات اب مانند شاذ ونادر ہی رہ گئے ہیں۔

انشاءعربی اورعلمی مقالہ نگاری کے اسی گم گشتہ ذوق کی کڑیوں کی بازیافت کے لئے یہ مندرجہ ذیل خاکہ ترتیب دیا گیاہے،امید ہےطلبائے کرام کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ان شاءاللہ تعالیٰ!۔

علمی وتحقیقی مزاج کی آبیاری کے لئے کتاب اورمکتبہ سےتعلق کی ضرورت:

علمی وادبی ذوق کے لئے کتاب اور مکتبہ سے والہانہ تعلق ناگزیر ہے، اوراس کا آسان راستہ علمی بحث وتالیف کی مشق ہے،جس کے ذریعے زیر بحث موضوع سےمتعلق تمام کتب ومآخذ سے مراجعت کرکے جہاں

اس موضوع سے متعلق بصیرت حاصل ہوتی ہے، وہیں کتاب اور مطالعہ سے ایک والہانہ علمی رشتہ استوار ہوجاتا ہے، جوٹھوس علمی اور تحقیقی مزاج کی بنیاد ہے، خصوصاً جب بحث وتحقیق اور مقالہ نگاری کی یہ مشق عربی زبان میں ہوتو عربی تحریر کی مشق کے ساتھ ساتھ ادبی اور علمی مزاج میں مزید نکھار بھی آجاتا ہے اور استفادہ وافادہ کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوجاتا ہے۔

دینی مدارس کے طلبائے کرام میں علمی مقالہ نگاری خصوصاً عربی زبان میں بحث وتحقیق اور مقالہ نگاری کے ذوق کی آبیاری کے لئے اگر اس خاکہ کو اپنی اصل روح اور جذبہ عمل کے ساتھ نافذ کیا جائے تو امید ہے (ان شاء اللہ تعالی) کہ اس سے مندرجہ ذیل ثمرات حاصل ہوسکیں گے:

مطلوبہ مقاصد وثمرات:

۱۔ چودہ سو سالہ متنوع علمی تراث سے ربط، اس کی شناسائی اور اس سے ستفادہ کی مشق۔

۲۔ درس نظامی میں پڑھائے جانے والے مختلف فنون وعلوم (آلیہ وعالیہ) کے متعلقہ اصل اور مفصّل مراجع ومصادر سے آگاہی اور ان سے استفادہ کی صلاحیت اور اس کا عملی تجربہ۔

۳۔ طلبہ کرام کا مکتبہ علمیہ (لائبریری) سے مضبوط اور ان شاء اللہ تعالی مستقل ربط کا ذریعہ ثابت ہوگا، کتاب سے مضبوط علمی رشتہ قائم کرنے کے لئے مہمیز ثابت ہوگا جو ٹھوس علمی ذوق کی آبیاری کے لئے ضروری ہے۔

۴۔ درس نظامی میں الحمدللہ انشاء عربی کی مشق کا انتظام ہے، لیکن وہ مختصر مضامین کی حد تک ہے، جس کا فائدہ عموماً عارضی ہوتا ہے، اور مکتبہ سے استفادہ کا محرک نہیں بنتا، زیرنظر خاکہ سے عربی میں مفصل علمی وادبی تحریر کی مشق اور اس کے لئے مکتبہ علمیہ (لائبریری) سے استفادہ کے مضبوط مواقع میسر آئیں گے ان شاء اللہ تعالی۔

۵۔ درس نظامی کے جن فنون وعلوم میں طالب علم کو ضعف محسوس ہو اسی فن سے متعلق کسی موضوع کو مقالہ/ بحث کا موضوع بنایا جاسکتا ہے جس سے مقالہ نگاری کی مشق کے ساتھ ساتھ اس فن سے مناسبت بھی پیدا ہوگی۔

۶۔ درس نظامی کے مختلف مراحل کے لئے مجوزہ طریقہ کے مطابق عربی مقالہ نگاری کی اس مشق سے ان شاء اللہ تعالی وہی مقاصد حاصل ہوسکتے ہیں جو عموماً درس نظامی کے بعد مختلف تخصصات (خصوصا تخصص فی اللغۃ) وغیرہ کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

خاکہ کی تنفیذ کے بنیادی مراحل اور عملی خدوخال:

اب ذیل میں اس خاکہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے درکار بنیادی مراحل ذکر کئے جاتے ہیں، جن میں وقت کے

ساتھ ساتھ مزید بہتری بھی لائی جاسکتی ہے۔

پہلامرحلہ: طالبِ علم اپنے لئے کسی مشرف/نگران مقالہ کا انتخاب کرے، یا جامعہ کی طرف مرحلہ وار تجربہ کار مشرِف/نگران کا تعین کیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ طالبِ علم اس استاذ نگران کی نگرانی ومشاورت سے مقالہ کے عنوان سے لیکر اختتام تک تمام مراحل طے کرے گا۔

دوسرامرحلہ: طالبعلم سے ''خطة البحث'' (مقالہ کا خاکہ) لکھوایا جائے، جس میں مقالہ کا عنوان (عنوان البحث)، موضوع کی اہمیت وضرورت (الحاجة إلی البحث)، وجہ اختیار (الباعث علی اختیار الموضوع)، طریقہ کار (منهج البحث)، اور اہم مراجع ومصادر (المصادر والمراجع) کا ذکر آ گیا ہو۔ موضوع کا خطه البحث تیار کرنے کے بعد متعلقہ مرحلہ کے عمومی نگران/ ناظم مدرسہ/ رئیس الجامعہ وغیرہ میں سے کسی سے اس کی حتمی منظوری لی جائے۔

اس مقصد کے لئے ''منہج التحقیق'' کے موضوع پر لکھی گئی کتب سے بآسانی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

تیسرامرحلہ: طالبِ علم ہر سہ ماہی میں مخصوص مقدار کے صفحات/ ابواب لکھنے کا پابند ہوگا، مثلاً تین صفحات پر مشتمل ہوتو ہر سہ ماہی میں کم از کم دس صفحات لکھ کر متعلقہ مشرِف/نگران کو دکھائے، جس کے اپنے نمبرات متعلقہ سہ ماہی، شش ماہی، یا سالانہ امتحان میں درج کرکے اس کے ریکارڈ کا حصہ بنائے جائیں گے۔

چوتھامرحلہ: سالانہ امتحان سے تقریباً ایک ماہ قبل مقالات کی چیکنگ اور جانچ پڑتال کے لئے تالیف وتحقیق کے تجربہ کار اساتذہ پر مشتمل ایک ''لجنة التحكيم'' قائم کی جائے، جو اہتمام وسنجیدگی کے ساتھ اسی سال باقاعدہ ایک متعین تاریخ تک مقالات چیک کرکے ان کے نتائج تیار کریں۔ (نتائج کی تیاری کے لئے متعلقہ ''معاییر التقییم'' کا ایک نمونہ اس تحریر کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں)

پانچواں مرحلہ: ان نتائج کی بنیاد پر سال کے اختتام پر معیاری مقالات لکھنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لئے سالانہ کسی پروگرام میں ان کو انعامات سے نوازا جائے تو سونے پر سہاگا ثابت ہوگا ان شاءاللہ تعالیٰ۔

چھٹامرحلہ (الف): معیاری مقالات کو مدرسہ کے مجلہ/میگزین میں شائع کیا جائے۔

(ب): اگر اپنے مدرسہ کا مجلہ نہ ہوتو کسی دوسرے ادارے کے مجلہ میں اس کی اشاعت کا انتظام کرکے طالبِ علم کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(ج): سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ تمام معیاری مقالات کو مدرسہ/ جامعہ کا ''شعبہ نشر و اشاعت'' سالانہ بنیادوں پر کسی کتابی صورت میں شائع کرنے کا اہتمام کرے، اس سے طلبہ کی تالیف کے میدان

میں حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ ان شاء اللہ تعالیٰ قیمتی علمی ذخیرہ وجود میں آسکے گا، نیز مطلوبہ رجالِ کار کی تیاری کی بدولت مدارس میں باقاعدہ ''دارالتصنیف'' کے قیام کا پیش خیمہ بھی ثابت ہو سکے گا، وماذٰ لک علی اللہ تعالیٰ بعزیز۔

مقالہ نگاری کے لئے ہر مرحلہ کی مناسبت سے چند مجوزہ موضوعات :

مقالہ نگاری یا ''كتابة البحث العلمي'' میں عموماً طلبہ کرام کو سب سے بڑی مشکل یہ پیش آتی ہے کہ کس موضوع پر مقالہ لکھا جائے، اس مقصد کے درس نظامی میں زیر درس آنے والے علوم وفنون سے کشیدہ موضوعات کو ہی موضوعِ سخن بنایا جاسکتا ہے، بطورِ نمونہ ہر مرحلہ سے متعلقہ علوم وفنون کے لحاظ سے چند موضوعات کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے تاکہ خاکہ کے خدوخال خوب واضح ہوں۔

درس نظامی کے چار مراحل ہیں، العامة، الخاصة، العالية، العالمية۔

ہر مرحلہ دو سال پر مشتمل ہوتا ہے، ان میں سے ہر مرحلہ کے اہم اور مرکزی درسی مضامین کی مناسبت سے ہر مرحلہ کی سطح پر ایک علمی مقالہ/ بحث کی تیاری کو نصاب کا حصہ بنانا چاہیئے، جس کے خدوخال اور عملی طریقہ کار حسبِ ذیل ہو سکتے ہیں:

المرحلة الأولى: الثانوية العامة (اولیٰ وثانیہ): (مطلوبہ صفحات: کم از کم 25، A4 سائز)

اس مرحلہ کے اہم مضامین "صرف" اور "نحو" اور ان کی عملی تطبیقات اور اجراء کی کوششیں ہیں، لہٰذا اس ان دو مضامین کی مناسبت سے مندرجہ ذیل موضوعات پر عربی مقالات تحریر کئے جاسکتے ہیں:

علم الصرف سے متعلق چند موضوعات (بطورِ نمونہ):

١۔الاشتقاق: أنواعه وأحكامه وأمثلته۔

٢۔الإلحاق: تعريفه، صوره وأحكامه وأمثلته

٣۔اسم النسب: صوره وأحكامها

٤: مباحث مختارة من "الممتع الكبير في التصريف" (مجلدان) (ملخّصةً)

٥۔قواعد تخريج الميزان الصرفي في الصيغ المعتلة والمقلوبة

٦۔تاريخ علم الصرف وتدوينه

٧۔مكتبة علم الصرف: تعريف عامّ بكتبه ومؤلفاته

٨۔الأبواب المركبة وقواعدها مع الأمثلة وغیرہا۔ (باقی آئندہ)

باسمہ تعالیٰ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

کے سالانہ امتحانات منعقدہ 1446ھ/2025ء کے نتائج کا اعلان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت درجہ کتب کے سالانہ امتحانات بتاریخ 2 تا 7 شعبان المعظم 1446ھ مطابق یکم تا 6 فروری 2025ء بروز ہفتہ تا جمعرات منعقد ہوئے۔

صدر وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور ناظم اعلیٰ وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے "وفاق المدارس" سے ملحق دینی مدارس و جامعات کے سالانہ امتحان برائے سال 1446ھ/2025ء کے نتائج کا اعلان مورخہ 16 مارچ 2025ء مطابق 15 رمضان المبارک 1446ھ بروز اتوار کر دیا ہے۔

امسال ملک بھر میں طلبہ و طالبات کے درجہ کتب کے کل 13564 امتحانی مراکز قائم کئے گئے تھے۔ جن میں نگران اعلیٰ (سپرنٹنڈنٹ) اور معاون نگرانوں کی مجموعی تعداد 24285 تھی۔ کتب کے امتحانات میں شرکت کرنے والے مدارس کی کل تعداد 13282 جبکہ حفظ القرآن الکریم کے امتحان میں شرکت کرنے والے مدارس کی تعداد 12324 تھی۔

تمام درجات میں 6,32,520 طلبہ و طالبات کے داخلے وصول ہوئے۔ جن میں سے 6,05,884 نے امتحانات میں شرکت کی۔ ان شرکاء میں سے 5,07,250 نے کامیابی حاصل کی اور 98,634 ناکام ہوئے۔ اس طرح مجموعی طور پر نتیجہ 83.7% فیصد رہا۔ وفاق المدارس کی ویب سائٹ www.wifaqulmadaris.org پر نتیجہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات 1446ھ 2025ء میں کامیابی کا تناسب درج ذیل ہے

کل داخلہ	شرکاء امتحان
6,32,520	6,05,884

شعبہ	شرکاء	کامیاب	ناکام	نتیجہ فیصد
درس نظامی بنین	156,578	120,232	36,346	76.8%
درس نظامی بنات	341,809	285,814	55,995	83.6%
حفظ بنین	88,636	83,489	5147	94.2%
حفظ بنات	18,861	17,715	1146	93.9%
کل تعداد	6,05,884	5,07,250	98,634	83.7%

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1446ھ/2025ء میں ملکی سطح پر

نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	6659	محمد احمد	محمد شہباز	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	571
دوم	12232	محمد رحمت اللہ	مولانا شہید اللہ	بنگلہ دیش	جامعہ دارالعلوم کراچی	568
سوم	12235	بشیر احمد	مفتی جلال الدین	سلہٹ	جامعہ دارالعلوم کراچی	566

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4677	عدنان آفریدی	سید رحمان	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	594
اول	10131	عبدالرؤف	محمد اشفاق مغل	حیدرآباد	جامعہ دارالعلوم کراچی	594
دوم	10181	محمد حذیفہ	احسان اللہ خٹک	لاہور	جامعہ دارالعلوم کراچی	588
سوم	10219	محمد صدیق	حاجی نظام الدین	قلعہ عبداللہ	جامعہ دارالعلوم کراچی	580
سوم	10178	عبداللہ کاکاخیل	سید محمد افتخار	صوابی	جامعہ دارالعلوم کراچی	580

درجہ عالیہ دوم بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	11870	نعیم اللہ	سرزمین خان	سوات	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	590
اول	13236	سید الرحمان	حاجی محمد عثمان	میانوالی	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	590
دوم	11852	یاسر اللہ	خان بادشاہ	لوئر دیر	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	586
سوم	11832	محمد حذیفہ	عثمان احمد	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	584

درجہ عالیہ اول بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15139	محمد احمد	معظم دین	مردان	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	599
دوم	12756	حمید خان	غلام حضرت	قندوز	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	595
سوم	12616	ولی اللہ	حمید اللہ	تورغر	مدرسہ رحمت عالم نارتھ ناظم آباد کراچی	593
سوم	15134	محمد داؤد	محمد شفیع	مردان	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	593

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	19206	عبدالرحمان	سلطان احمد	جہلم	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	600
دوم	4886	نور نواب	میر عالم	کوہستان	جامعہ الرشتان ٹیلیوی ایوسف آباد	597
سوم	20265	تہذیب احمد	مستنصر احمد مبارک چوہدری	لاہور	جامعہ آ سی اکیڈمی لاہور	596

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	289	محمد صفوان شاہ	محمد زاہد شاہ	ڈیرہ اسماعیل خان	جامعۃ العلوم الاسلامیہ سوہان اسلام آباد	596
دوم	19917	محمد اعزاز	شیر محمد خان	صوابی	جامعہ دارالعلوم کراچی	591
دوم	17059	عزیز الرحمان	حفظ الرحمان یوسفزئی	مردان	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	591
سوم	17156	وقاص احمد	لیاقت علی خان	لوئر دیر	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	590

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	28124	شاکر اللہ	عبید اللہ	کراچی	جامعہ معہد عثمان بن عفان لانڈھی کراچی	600
دوم	27581	سید محمد احمد شاہ	سید عرفان علی شاہ	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	599
دوم	11949	الیاس خان	روئے زمین	مردان	جامعہ اسلامیہ بابوزئی مردان	599
دوم	29407	محمد سعد	عبد السعید	نوشہرہ	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	599
دوم	20672	عبد الرحمن	تاج الرحمن	سوات	دارالعلوم نعمان بن ثابت شاہ ڈھیرئی سوات	599
سوم	35100	حسنین اشرف	محمد سعد	لیہ	جامعہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال	598
سوم	27585	عالم زیب	عرفان اللہ	تیمر	جامعہ دارالعلوم کراچی	598

درجہ متوسطہ بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	7089	ثاقب علی	محمد لیاقت علی	خانیوال	جامعہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال	663
دوم	2434	وارث خان	محمد عظیم خان	کوئٹہ	المدرسۃ الاسلامیہ نعمان بن ثابت ہندہ مٹھا چک کوئٹہ	661
سوم	3996	شاہ زیب شاہ	نظر شاہ	دکی	مدرسہ انوار المدارس گلی حاجی جان محمد دکی لورالائی	647

دراسات دینیہ سال دوم بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	40068	ثناء اللہ	غلام فقیر	لکی مروت	مدرسہ اصحاب صفہ خوشیاد خیل لکی مروت	555
دوم	40067	وحید اللہ	عبید اللہ جان	لکی مروت	مدرسہ اصحاب صفہ خوشیاد خیل لکی مروت	552
سوم	40511	نعیم اقبال صدیقی	محمد عظیم	لاہور	جامعہ آس اکیڈمی لاہور	551

دراسات دینیہ سال اول بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	35207	عبد اللہ	لطیف اللہ	ہنگو	جامعہ زکریا دار الایمان کریوند شریف ہنگو	653
دوم	35856	مزمل عمران	محمد عمران	سرگودھا	جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا	652
دوم	35206	مظہر حسین	خورشید انور	ہنگو	جامعہ زکریا دار الایمان کریوند شریف ہنگو	652
سوم	35210	عبد الناصر	فخر عالم	ہنگو	جامعہ زکریا دار الایمان کریوند شریف ہنگو	647

درجہ تجوید للعلماء 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	7144	عبد المجید	سلطان محمد	ہری پور	جامعۃ الرحمان نیلے پیر ایبٹ آباد	574
دوم	7573	حافظ عبد الرؤف	محمد افضل	ڈیرہ غازی خان	مدرسہ سیدنا سلمان فارسی صوت القرآن ڈیرہ غازی خان	558
سوم	7661	محمد عمران	مشتاق احمد	اوکاڑہ	جامعہ دار العلوم الاسلامیہ کامران بلاک لاہور	555
سوم	7663	حافظ محمد عمیر	ذوالفقار علی	مظفر گڑھ	جامعہ دار العلوم الاسلامیہ کامران بلاک لاہور	555

درجہ تجوید للحفاظ 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2223	عبد الامین	شیر محمد	صوابی	دارالعلوم عثمانیہ آدینہ صوابی	595
اول	8101	فیضان حیدر	عابد عباس	مظفر گڑھ	مدرسہ اصحاب صفہ خانپور بگا شیر مظفر گڑھ	595
دوم	9808	محمد عمر	نور اللہ	فیصل آباد	مدرسہ دار الارشاد والاحسان ملت ٹاؤن فیصل آباد	594
سوم	7298	محمد انس	محمد حنیف	کراچی	مدرسہ عثمان بن عفان شاہ لطیف ٹاؤن کراچی	593

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1446ھ/2025ء میں ملکی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست

درجہ عالمیہ دوم بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	21848	نبیلہ	علی الرحمٰن	کراچی	جامعہ نظامیہ للبنات ناظم آباد نمبر 3 کراچی	590
دوم	13148	سدرہ سید	سید مسرت شاہ	پشاور	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات زریاب کالونی پشاور	589
سوم	21847	نفیسہ	علی الرحمٰن	کراچی	جامعہ نظامیہ للبنات ناظم آباد نمبر 3 کراچی	588

درجہ عالمیہ اول بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	26083	رقیہ نیاز	نیاز محمد	سانگھڑ	مدرسہ دار المعارف للبنات رحمٰن بخش بروہی گوٹھ کراچی	583
دوم	12739	ثمرین سجاد	محمد سجاد	خیبر	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	570
سوم	24824	لائبہ نسیم	خلیل نسیم	کراچی	جامعہ اسماء للبنات مصطفیٰ گارڈن کراچی	569

درجہ عالیہ دوم بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15142	ثناء جان	جان محمد	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	583
دوم	32752	شگفتی بی بی	محمد نذیر	بھکر	جامعہ دار القرآن مسلم ٹاؤن فیصل آباد	579
دوم	30697	سودہ حفیظ	حفیظ اللہ	کراچی	جامعہ الصفہ سعید آباد کراچی	579
دوم	31319	حمنہ	اقبال الدین	چترال	مدرسہ دار المعارف للبنات رحمٰن بخش بروہی گوٹھ کراچی	579
سوم	14151	سارہ اشفاق	اشفاق احمد	پشاور	الجامعۃ فاطمۃ الزہراء الاسلامیہ للبنات لوڑ کھٹے پشاور	578

درجہ عالیہ اول بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	20217	شاہ گل	اجمل خان	افغانستان	جامعہ فاطمۃ الزہراء لوتھیہ جدید پشاور	585
دوم	40685	صبہ	محمد عنایت	کراچی	جامعہ فاطمۃ الزہراء ترتیل القرآن چاکیواڑہ لیاری کراچی	583
دوم	10248	منیبہ گل	رباب گل	صوابی	جامعہ سیدہ میمونہ للبنات کلابٹ محلہ حریفیل صوابی	583
دوم	50926	حمنہ وسیم	وسیم شاہد	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	583
سوم	41437	ماریہ	اشفاق احمد	کراچی	جامعہ القرآن الکریم شیر شاہ کالونی کراچی	582

درجہ خاصہ دوم بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	31481	منیبہ	شیر شاہ	سوات	مدرسہ عاصمہ للبنات احسان آباد کبل سوات	588
اول	8192	آفرا فیض	فیض اللہ خان	ہنگو	مدرسہ تحسین القرآن تختی باندہ ہنگو	588
دوم	49737	امامہ	محسن الرحمان	کراچی	مدرسہ دار المعارف للبنات رحمٰن بخش بروہی گوٹھ کراچی	583
سوم	1804	بی بی نازیہ	سید نصر الدین	قلعہ عبداللہ	مدرسہ دار الانوار للبنات گلشن اسلام سوسائٹی کوئٹہ	582

درجہ خاصہ اول بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	9691	حبیبہ منیر	منیر احمد	کراچی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی	597
دوم	36693	ھمسیہ	ضیاء الرحمٰن صدیقی	ایبٹ آباد	جامعہ نور القرآن والحدیث سپلائی ایبٹ آباد	594
سوم	14726	دعا	خلیل احمد	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	592

دراسات دینیہ سال دوم بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4244	ریحانہ کوثر	عبد الغنی	سرگودھا	جامعہ حنفیہ مظہر العلوم چک 90 شمالی سرگودھا	579
دوم	8631	شازیہ	خورشید خان	شمالی وزیرستان	جامعہ بنا عالم رائیونڈ لاہور	577
سوم	2345	حاصمہ	عبد الرحیم	میر پور خاص	مدرسہ سمیہ للبنات جگنو ٹاؤن میر پور خاص	573

دراسات دینیہ سال اول بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15314	ام حبیبہ	ولی الرحمان	بنوں	مدرسہ فیض القرآن سکریالہ چکوال	683
دوم	10860	اقراء	علی حسن	ملتان	مدرسہ عربیہ عزیزیہ رشیدیہ رشید آباد ملتان	680
سوم	3960	جویریہ صدیقہ	عارف رشید صدیقی	کراچی	مدرسہ میمونہ للبنات معظم آباد بہادر آباد کراچی	678

درجہ تجوید للعالمات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4306	بریرہ	عاشق	کرم	مدرسہ دار القرآن کھر کالونی راولپنڈی	583
اول	3463	صائمہ بی بی	ولی خان	لکی مروت	جامعہ الباقیات الصالحات حقداد آباد لکی مروت	583
اول	900	حبیبہ گل	عثمان علی	صوابی	جامعہ سیدہ میمونہ للبنات کلابٹ محلہ حریہ خیل صوابی	583
دوم	2380	ہاجرہ	سید یحییٰ جان	پشاور	جامعہ مدینہ مدنی گارڈن رنگ روڈ پشاور	582
سوم	2650	مریم بی بی	شاہ کمین خان	سوات	مدرسہ عاصمہ للبنات احسان آباد کبل سوات	581
سوم	2921	شازیہ اکبر	محمد اکبر	مردان	جامعہ ام رومان للبنات گجرات مردان	581

درجہ تجوید للحافظات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10494	صائمہ بی بی	محمد سلیم	اٹک	مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات شاہ ڈھیر اٹک	587
دوم	10496	ہدایہ بی بی	مولانا افتخار خان	اٹک	جامعہ قاسمیہ جویریہ للبنات ولیداد زرقوپا اٹک	586
سوم	10474	مقدس شمشاد	شمشاد علی	بہاولپور	الجامعۃ العائشہ لبنات الاسلام کوثر کالونی بہاولپور	579

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1446ھ/2025ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (سندھ)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	6659	محمد احمد	محمد شہباز	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	571
دوم	12232	محمد رحمت اللہ	مولانا شہید اللہ	بنگلہ دیش	جامعہ دارالعلوم کراچی	568
سوم	12235	بشیر احمد	مفتی جلال الدین	سلہٹ	جامعہ دارالعلوم کراچی	566

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10131	عبدالرؤف	محمد اشفاق مغل	حیدرآباد	جامعہ دارالعلوم کراچی	594
دوم	10181	محمد حذیفہ	احسان اللہ خٹک	لاہور	جامعہ دارالعلوم کراچی	588
سوم	10178	عبداللہ کاکاخیل	سید محمد افتخار	صوابی	جامعہ دارالعلوم کراچی	580
سوم	10219	محمد صدیق	حاجی نظام الدین	قلعہ عبداللہ	جامعہ دارالعلوم کراچی	580

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	11870	نعیم اللہ	سرزمین خان	سوات	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	590
دوم	11852	یاسر اللہ	خان بادشاہ	لوئر دیر	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	586
سوم	11832	محمد حذیفہ	مختار احمد	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	584

درجہ عالیہ سال اول بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	12756	حمید خان	غلام حضرت	قندوز	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	595
دوم	12616	ولی اللہ	حمید اللہ	تورغر	مدرسہ رحمت عالم نارتھ ناظم آباد کراچی	593
سوم	14018	محمد یونس صادق	صادق امین	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	588

درجہ ثانویہ خاصہ سال دوم بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	17490	محمد شمائل بن کامران	کاشف کامران	کراچی	جامعہ بیت السلام ملیر کراچی	592
دوم	17489	اکرام اللہ	نور خان	کراچی	جامعہ بیت السلام ملیر کراچی	589
سوم	17480	حافظ محمد حارث	عبدالشکور	کراچی	جامعہ بیت السلام ملیر کراچی	586

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنین1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	17059	عزیز الرحمن	حفظ الرحمن یوسفزئی	مردان	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	591
اول	19917	محمد اعزاز	شیر محمد خان	صوابی	جامعہ دار العلوم کراچی	591
دوم	17156	وقاص احمد	لیاقت علی خان	لوئر دیر	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	590
سوم	19867	شبیر احمد	باز محمد	پشین	جامعہ دار العلوم کراچی	578
سوم	19947	مجتبیٰ رفیق	محمد رفیق	لوئر دیر	جامعہ دار العلوم کراچی	578

درجہ ثانویہ عامہ بنین1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	28124	شاکر اللہ	عبید اللہ	کراچی	مسجد عثمان بن عفان لانڈھی کورنگی کراچی	600
دوم	27581	سید محمد احمد شاہ	سید عرفان علی شاہ	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	599
سوم	27585	عالم زیب	عرفان اللہ	خیبر	جامعہ دار العلوم کراچی	598

درجہ متوسطہ بنین1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5480	حسان	ایوب	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	643
دوم	5521	محمد حسن	نور	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	639
سوم	5309	محمد اسماعیل	عبد اللہ جان	کراچی	جامعۃ الصفہ سعید آباد کراچی	614

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان1446ھ/2025ء میں صوبائی سطح پر

نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (پنجاب)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	9696	محمد اظہار الحق	شفقت اللہ خان	بنوں	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	555
اول	9686	محمد عمیر عباس	دوست محمد	میانوالی	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	555
دوم	9720	محمد یوسف	حضرت زمان	مانسہرہ	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	549
سوم	9694	محمد فیصل	محمد افضل	لاہور	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	548

درجہ عالمیہ سال اول بنین1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	11339	محمد نعمان	حسن محمود	بہاولنگر	جامعہ آس اکیڈمی لاہور	560
دوم	10844	ذیشان احمد خان	شادو دورخان	سوات	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	559
سوم	10833	محمد حارث	شبیر احمد عابد	چکوال	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	549
سوم	10830	معاویہ درانی	خیر اللہ درانی	نوشہرہ	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	549

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	13236	سید الرحمان	حاجی محمد عثمان	میانوالی	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	590
دوم	14665	ابوبکر صدیق	رب نواز خان	کوہاٹ	پراچہ جامعۃ الاسلامیہ انجرا اٹک	578
سوم	13279	امجد علی	نور عالم	مانسہرہ	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	577

درجہ عالیہ سال اول بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15139	محمد احمد	عظیم دین	مردان	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	599
دوم	15134	محمد داؤد	محمد شفیع	مردان	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	593
سوم	15115	محمد طاہر خان	ملک عالم	لکی مروت	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	592

درجہ ثانویہ خاصہ سال دوم بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	19206	عبدالرحمٰن	سلطان احمد	نیلم	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	600
دوم	20265	تحزیم احمد	مستنصر احمد مبارک چوہدری	لاہور	جامعہ آس اکیڈمی لاہور	596
سوم	19244	محمد لغاری	حماد اللہ خان لغاری	رحیم یار خان	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	589
سوم	19252	محمد عمر ریاض	ریاض شاہد	لاہور	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	589

درجہ ثانویہ خاصہ سال اول بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	289	محمد صفوان شاہ	محمد زاہد شاہ	ڈیرہ اسماعیل خان	جامعۃ العلوم الاسلامیہ سوہان اسلام آباد	596
دوم	301	محمد اسحاق	عامر محمد	اسلام آباد	جامعۃ العلوم الاسلامیہ سوہان اسلام آباد	584
سوم	284	عزیر قریشی	ذکاء الرحمان قریشی	ایبٹ آباد	جامعۃ العلوم الاسلامیہ سوہان اسلام آباد	583

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	29407	محمد سعد	عبدالسعید	نوشہرہ	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	599
دوم	35100	حسین اشرف	محمد سعید	لیہ	جامعہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال	598
سوم	33392	منصب ریاض	محمد ریاض	بہاولنگر	جامعہ خیر المدارس ملتان	597
سوم	29458	محمد حمزہ	محمد اصغر	راولپنڈی	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ چکوال	597

درجہ متوسطہ بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	7089	ثاقب علی	محمد لیاقت علی	خانیوال	جامعہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال	663
دوم	6129	محمد شباب	محمد طفیل	کوٹ ادو	عیدگاہ مدرسہ ابوہریرہ قصبہ اڈہ گورمانی کوٹ ادو	646
سوم	6738	محمد شعیب ندیم	محمد ندیم	وہاڑی	جامعہ ابوہریرہ میلسی وہاڑی	645

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1446ھ/2025ء میں صوبائی سطح پر

نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (بلوچستان)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	112	محمد جان	نیک محمد	قلعہ عبداللہ	جامعہ دارالعلوم چمن	527
دوم	93	عزت اللہ	عزیز احمد	چاغی	جامعہ دارالعلوم چمن	519
دوم	565	عبدالرافع	عبدالواسع	قلعہ عبداللہ	جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحیمیہ نیلا گنبد کوئٹہ	519
سوم	564	نقیب اللہ	عبدالواسع	قلعہ عبداللہ	جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحیمیہ نیلا گنبد کوئٹہ	512

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	525	سعید احمد	احمد	چاغی	جامعہ امدادیہ کوئٹہ	550
دوم	539	عمر	عبدالباقی	قلعہ عبداللہ	جامعہ امدادیہ کوئٹہ	533
سوم	764	ادریس احمد	حمید اللہ	مستونگ	جامعہ اصحاب صفہ موسیٰ کالونی کوئٹہ	532

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1086	جلیل احمد	محمد نسیم	قلعہ عبداللہ	جامعہ عبداللہ بن عمر مشرقی بائی پاس کوئٹہ	576
دوم	64	برہان اللہ	نوراللہ	پشین	مدرسۃ الاسلامیہ انوار العلوم الحنفیہ سرانان پشین	574
سوم	1201	حکمت اللہ	عبدالمالک	کوئٹہ	جامعہ سراج العلوم سعدیہ گلشن سراج کوئٹہ	547

درجہ عالیہ سال اول بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1508	عبیدالرحمان	محمد عمر	پشین	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام مشن روڈ کوئٹہ	578
دوم	1503	محمد قاسم	عبدالغفور	قلعہ عبداللہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام مشن روڈ کوئٹہ	575
سوم	1501	محمد	سید ضیاء الرحمن شاہ	کوئٹہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام مشن روڈ کوئٹہ	574

درجہ ثانویہ خاصہ سال دوم بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1832	عصمت اللہ	میرا جان	کوئٹہ	المدرسۃ العربیہ عبداللہ ابن عباس سریاب روڈ کوئٹہ	593
دوم	1846	محمد عباس	حاجی محمد عالم	کوئٹہ	المدرسۃ العربیہ عبداللہ ابن عباس سریاب روڈ کوئٹہ	585
سوم	2200	محمد شاہد	عبدالودود	کوئٹہ	مدرسہ دارالعلوم صفہ کچلاک کوئٹہ	581

درجہ ثانویہ خاصہ سال اول بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3102	محمد زاہد	کرم اللہ	پشین	المدرسۃ العربیہ عبداللہ ابن عباس سریاب روڈ کوئٹہ	582
دوم	1127	گل احمد	سید عالم	پشین	مدرسہ خلفائے راشدین العربیہ خانوزئی بازار پشین	572
سوم	3280	محب اللہ	نصراللہ	پشین	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام مشن روڈ کوئٹہ	570

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4403	محمد حسین	صبغت اللہ	کوئٹہ	المدرسۃ العربیہ عبداللہ ابن عباس سریاب روڈ کوئٹہ	597
دوم	2402	نظام الدین	ملا عبدالستار	چمن	جامعہ عربیہ تبلیغی مرکز کالج روڈ چمن	593
سوم	2406	محمد ابراہیم	راز محمد	چمن	جامعہ عربیہ تبلیغی مرکز کالج روڈ چمن	590

درجہ متوسطہ بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2434	وارث خان	محمد عظیم خان	کوئٹہ	المدرسۃ الاسلامیہ نعمان بن ثابت بیٹھا چوک کوئٹہ	661
دوم	3996	شاہ زیب شاہ	نظر شاہ	دکی	مدرسہ انوار المدارس کلی حاجی جان محمد دکی لورالائی	647
سوم	1116	محمد انور	خلیل الرحمن	چمن	مدرسہ دار العلوم رشیدیہ محمد عمر خان روڈ چمن	645

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1446ھ/2025ء میں صوبائی سطح پر

نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (خیبر پختونخوا)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3520	محب اللہ	عبداللہ جان	لورالائی	جامعہ حقانیہ پشاور	557
دوم	3410	زعیم جمال	زر یاللہ خان	کوہاٹ	جامعہ حقانیہ پشاور	556
سوم	3503	لطیف الرحمن	سراج الرحمن	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	555

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4677	عدنان آفریدی	سید رحمان	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	594
دوم	5042	محمد فہد	میاں فرمان علی	پشاور	جامعہ دار الہدی کوہاٹ روڈ زید آباد پشاور	572
سوم	4684	عطاء الرحمن	شیر گل	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	559

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	6781	محمد اسماعیل	حمید اللہ	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	582
دوم	8008	یاسر محمد	شفیق محمد	کوہاٹ	مدرسہ مصباح العلوم گوری باغ کوہاٹ	568
سوم	7923	واحد اللہ	عزیز الرحمن	کوہاٹ	مدرسہ معہد الایمان محمودیہ ٹاؤن یونیورسٹی روڈ کوہاٹ	563

درجہ عالیہ سال اول بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	8232	سلیمان اللہ	بادشاہ حسین	دیر	جامعہ عثمانیہ پشاور	590
دوم	3724	محمد یوسف	نوشیروان	کوہستان	جامعۃ الزیتون نیلے پیر ایبٹ آباد	589
سوم	9477	حدیر خان	کفایت اللہ کاظم	ٹانک	مدرسہ مصباح العلوم گودی بانڈہ کوہاٹ	584

درجہ ثانویہ خاصہ سال دوم بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4886	نور ثواب	میر عالم	کوہستان	جامعۃ الزیتون نیلے پیر ایبٹ آباد	597
دوم	13470	عبدالناصر	ضیاء احمد	نوشہرہ	جامعہ تحسین القرآن حکیم آباد نوشہرہ	592
سوم	7816	سراج احمد	حمید اللہ	لوئر دیر	جامعہ فاروقیہ حاجی آباد بلامبٹ لوئر دیر	590

درجہ خاصہ سال اول بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10175	محمد حسن	عمر گل	کوہاٹ	جامعہ ذکریا دار الایمان کر بوغہ شریف ٹل ہنگو	583
دوم	9155	محمد سفیان	ولی جان	بنوں	جامعہ عربیہ معراج العلوم ککی گیٹ بنوں	579
سوم	11466	اسحاق احمد	رونق زمان	صوابی	جامعہ عثمانیہ پشاور	576
سوم	8482	سیف الرحمان	معراج محمد	شانگلہ	الجامعۃ الاسلامیہ بابوزئی مردان	576

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	11949	الیاس خان	روئے زمین	مردان	الجامعۃ الاسلامیہ بابوزئی مردان	599
اول	20672	عبدالرحمٰن	تاج الرحمٰن	سوات	دار العلوم نعمان بن ثابت ٹیگوڑہ سوات	599
دوم	11954	نوید احمد	امیر زیب	سوات	الجامعۃ الاسلامیہ بابوزئی مردان	595
سوم	20691	ضیاء اللہ	فضل حکیم	سوات	دار العلوم نعمان بن ثابت ٹیگوڑہ سوات	593

درجہ متوسطہ بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4324	سعد علی	سخاوت	ایبٹ آباد	جامعۃ الزیتون نیلے پیر ایبٹ آباد	638
دوم	4944	نعمت اللہ	یوسف گل	کرم	مدرسہ صدیقیہ تحفیظ جدید صدر پشاور	637
سوم	4325	میاں محمد عدنان	محمد اشرف	مانسہرہ	جامعۃ الزیتون نیلے پیر ایبٹ آباد	633

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1446ھ/2025ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (آزاد کشمیر)

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1154	عبدالحنان	محمد اسحاق خان	باغ	جامعہ انوار العلوم وجیر کوٹ باغ	541
دوم	1159	عمیر یونس	محمد یونس خان	باغ	دار العلوم تعلیم القرآن باغ	489

درجہ عالیہ سال اول بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2062	عدن تبسم	محمد آصف تبسم	پونچھ	مدرسہ اصحاب صفہ مسجد خیر الوری ڈڈیال میرپور	537
دوم	2066	احمد فیاض	محمد فیاض	کوٹلی	مدرسہ اصحاب صفہ مسجد خیر الوری ڈڈیال میرپور	536
سوم	2060	خالد آمین	آمین	راولپنڈی	مدرسہ اصحاب صفہ مسجد خیر الوری ڈڈیال میرپور	509

درجہ خاصہ دوم سال دوم بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2735	محمد شعیب مشتاق	محمد مشتاق	نیلم	جامعہ ابراہیمیہ تعلیم القرآن محلہ اسلام پورہ ڈڈیال میرپور	524
دوم	2704	محمد رضوان شریف	محمد شریف میر	نیلم	جامعہ تعلیم القرآن ہٹیاں بالا جہلم ویلی	493

درجہ خاصہ سال اول بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	925	یاسر زمان	محمد زمان	مظفرآباد	جامعہ اشاعت القرآن محلہ شاہتازہ توحیدی محلہ مظفرآباد	534
دوم	884	جواد طاہر	محمد طاہر خان	باغ	جامعہ حسنین نعمان پورہ باغ	514
سوم	883	اسداللہ حیات	محمد حیات خان	باغ	جامعہ حسنین نعمان پورہ باغ	508

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1069	فہیم نواز	قاضی محمد نواز	جہلم ویلی	جامعہ تعلیم القرآن ہٹیاں بالا جہلم ویلی	577
دوم	1138	محمد عامر خورشید	عبید اللہ خورشید	میرپور	مدرسہ اصحاب صفہ مسجد خیر الوری ڈڈیال میرپور	550
سوم	1153	لقمان آفتاب	آفتاب انور چوہدری	میرپور	مدرسہ فاروقیہ انوار القرآن ڈڈیال میرپور	539

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1446ھ/2025ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (گلگت بلتستان)

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2476	غنی الرحمن	عبداللہ	کوہستان	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	479

درجہ عالیہ سال اول بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3986	امین الحق	گل زر	کوہستان	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	503
دوم	3997	اعجاز احمد	گلستان	کوہستان	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	497
سوم	4002	محمد صوفی	عبدالستار	کوہستان	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	490

درجہ خاصہ سال اول بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	6235	محمد طیب	محمد شفاء اللہ	غذر	جامعہ دارالعلوم غذر	510

درجہ عامہ بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	8780	شاہ زمان	تیمور خان	دیامر	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	553
دوم	8847	محمد	ولی اکبر	دیامر	دارالعلوم انوار الاسلام متصل جامع مسجد داریل دیامر	517
سوم	8827	کاشف حسین	عبدالخالق	دیامر	جامعہ دارالعلوم غذر	484

درجہ متوسط بنین 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4396	محمد اسماعیل	عظیم خان	غذر	جامعہ دارالعلوم غذر	575

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1446ھ/2025ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (سندھ)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	21848	نبیلہ	علی الرحمٰن	کراچی	جامعہ فقاسیہ للبنات ناظم آباد نمبر 3 کراچی	590
دوم	21847	نفیسہ	علی الرحمٰن	کراچی	جامعہ فقاسیہ للبنات ناظم آباد نمبر 3 کراچی	588
سوم	21715	حسنیٰ	حافظ خادم حسین	کراچی	مرکز نجم الدین نزد بیت السلام مسجد ڈیفنس فیز 4 کراچی	569

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	26083	رقیہ ناز	نیاز محمد	سانگھڑ	مدرسہ دارالعشائر للبنات نزد گلشن معمار علیر کراچی	583
دوم	24824	لائبہ نعیم	خلیل نعیم	کراچی	جامعہ اسماء للبنات مصطفیٰ گارڈن کراچی	569
سوم	26546	طوبیٰ	محمد صابر	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	556
سوم	25217	ہانی ناصر	ناصر سعید	کراچی	جامعہ خنساء للبنات شریف آباد فیڈرل بی ایریا کراچی	556

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	31319	حمنہ	اقبال الدین	چترال	مدرسہ دارالعشائر للبنات نزد گلشن معمار علیر کراچی	579
اول	30697	سودہ حفیظ	حفیظ اللہ	کراچی	جامعۃ الصفہ سعید آباد کراچی	579
دوم	29131	اسامہ	حسن	سانگھڑ	جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم محلہ وآدم سانگھڑ	571
دوم	30348	لیرا	محمد امتیاز	کراچی	جامعہ خنساء للبنات شریف آباد فیڈرل بی ایریا کراچی	571
سوم	31821	زہرا ذوالال	محمد احسن علی	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	565

درجہ عالیہ سال اول بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	40685	عصبہ	محمد عنایت	کراچی	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات ترتیل القرآن لیاری کراچی	583
دوم	41437	ماریہ	اشفاق احمد	کراچی	جامعۃ القرآن الکریم بلاک سی شیر شاہ کالونی کراچی	582
سوم	43215	عائشہ	محمد ارشد	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	577

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	49737	اسامہ	جمیل الرحمٰن	کراچی	مدرسہ دارالعشائر للبنات نزد گلشن معمار علیر کراچی	583
دوم	49741	سیدہ بی بی	سعید الرحمٰن	کراچی	مدرسہ دارالعشائر للبنات نزد گلشن معمار علیر کراچی	581
سوم	50686	مقدس بی بی	علی زمان	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	579

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	9691	حبیبہ منیر	منیر احمد	کراچی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی	597
دوم	14726	دعا	خلیل احمد	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	592
سوم	9676	لائبہ	محمد وسیم	کراچی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی	588

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1446ھ/2025ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (پنجاب)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	24096	عائشہ	شوکت علی	فیصل آباد	جامعہ عبداللہ بن عمر ایوب کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد	559
دوم	23951	تنزیلہ بی بی	فتح خان	میانوالی	جامعہ اسلامیہ عربیہ مدنی ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد	555
سوم	27782	فاطمہ داؤد	داؤد شاہ	کوہاٹ	جامعہ بنات العلم لاہور روڈ رائے ونڈ	544

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	27474	رمیعہ	طاہر حسین	فیصل آباد	مدرسہ محمدیہ للبنات چک نمبر 58ج ب گھل فیصل آباد	550
دوم	31500	صباء آصف	محمد آصف	لاہور	جامعہ دار التقوی ٹرسٹ لاہور	547
سوم	27824	عائشہ حمیرا	عقیل زرین	رحیم یار خان	جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن مرکزی عیدگاہ رحیم یار خان	538

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	32752	عظمیٰ بی بی	محمد نذیر	بھکر	جامعہ دار القرآن مسلم ٹاؤن آفیسرز بلاک فیصل آباد	579
دوم	32860	مریم گل	زاہد حسین	جھنگ	جامعہ عبداللہ بن عمر ایوب کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد	570
سوم	33737	ثانیہ آصف	محمد آصف	گجرات	دار العلوم پسوال کماریاں گجرات	569

درجہ عالیہ سال اول بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	50926	حسنہ وسیم	وسیم شاہد	لاہور	جامعہ دار التقوی ٹرسٹ لاہور	583
دوم	3528	فاطمہ الزہراء	محمد احمد چوہدری	کراچی	جامعہ خدیجۃ الکبری للبنات گولڑہ ریلوے اسٹیشن اسلام آباد	568
سوم	52233	قندیل الیاس	الیاس احمد اعوان	لاہور	جامعہ ام سلمی للبنات محلہ احمد آباد ڈھمیال کیمپ راولپنڈی	565

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	58190	اسماء ناصر محمود	ناصر محمود	جھنگ	جامعہ رشیدیہ جھنگ ٹاکی شہید کالونی جھنگ روڈ جھنگ	578
دوم	52988	عائشہ ظفر	محمد ظفر مغل	رحیم یار خان	جامعہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور رحیم یار خان	577
دوم	53003	شعیبہ عامر	محمد عامر	رحیم یار خان	جامعہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور رحیم یار خان	577
سوم	52990	مقدس ندیم	محمد ندیم قریشی	رحیم یار خان	جامعہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور رحیم یار خان	575
سوم	59472	عائشہ صدیقہ	آصف اقبال	لاہور	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات سنت نگر لاہور	575

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	17559	مریم شہزادی	محمد یوسف	گوجرانوالہ	مدرسہ اصحاب صفہ اتفاق کالونی سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	584
دوم	25428	عائشہ	محمد راشد مہناس	ٹوبہ ٹیک سنگھ	دارالسلام چک نمبر 327 گ ب گگی مسجد ابراہیم ٹوبہ ٹیک سنگھ	581
سوم	25159	معیزہ راشد	مرزا راشد جمیل	جھنگ	جامعہ معہد الفقیر الاسلامی جھنگ	580
سوم	26196	بسمہ طارق	طارق محمود	لاہور	البریہ ایجوکیشنل ٹرسٹ الفیصل ٹاؤن لاہور	580

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1446ھ/2025ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (بلوچستان)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	473	ماریہ	خان محمد	لسبیلہ	جامعہ دارالہدیٰ آسکانی محلہ حب لسبیلہ	541
دوم	470	ثانیہ ناز	اللہ داد	جعفر آباد	جامعہ دارالہدیٰ آسکانی محلہ حب لسبیلہ	532
سوم	538	ملکی	عبدالغفور	گوادر	جامعہ خالد بن ولید بنگلہ بازار گوادر	523
سوم	767	مریم بی بی	عبدالمنصور	کوئٹہ	مدرسہ عربیہ جامعۃ المحصنات قمبرانی روڈ کوئٹہ	523

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	561	بی بی سلیمہ	عبدالرزاق	افغانستان	دارالعلوم فضیلہ للبنات حاجی جان محمد روڈ کوئٹہ	532
دوم	757	سعدیہ غفور	عبدالغفور	سبی	جامعۃ الحسنین مسجد ابراہیم اسٹریٹ دیہہ کوئٹہ	525
سوم	456	ماہین ایوب	محمد ایوب	لسبیلہ	جامعہ بیت المکرم للبنات بیلہ لسبیلہ	508
سوم	255	ماہ نور شاہ	عزیز اللہ شاہ	نوشکی	جامعۃ السیدہ حفصہ للبنات گلی نمبر 3 قاضی آباد نوشکی	508

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	190	سمیرا	امیر محمد	پشین	مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد بلال پشین	539
دوم	69	ہدایہ	فاضل شاہ	ژوب	جامعہ دارالہدیٰ ناصر آباد ژوب	533
سوم	1008	سمیلہ	حبیب اللہ	کوئٹہ	مدرسہ دارالانوار للبنات گلشن اسلام سوسائٹی شارع شیر علی کوئٹہ	517

درجہ عالیہ سال اول بنات 1446ھ/2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1013	عدیلہ امین	امین اللہ	کوئٹہ	جامعہ تعلیم الاسلام گلشن بلال مسجد رحمانیہ افغان روڈ کوئٹہ	534
دوم	2066	مقدس عافیہ	عبدالرحیم	کوہلو	جامعہ اسلامیہ باب العلوم للبنات ہیلپرز کالونی کوہلو	533
سوم	412	جویریہ گل	عبداللطیف	جعفر آباد	مدرسہ عائشہ صدیقہ الشہباز کالونی ڈیرہ اللہ یار جعفر آباد	532

درجہ خاصہ دوم بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1804	بی بی نازیہ	سید نصر الدین	قلعہ عبداللہ	مدرسہ دارالانوار للبنات گلشن اسلام سوسائٹی شارع شیر علی کوئٹہ	582
دوم	180	بی بی زکیہ	سید عبدالباقی	پشین	جامعہ انوار صحابہ للبنات محلہ ابراہیم کلی کربلا پشین	558
سوم	1681	ماری زیب النساء	غلام مصطفیٰ	کوئٹہ	شاخ اقراء مدرسہ سیدنا سعد بن معاذ کوئٹہ	542

درجہ خاصہ اول بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	824	بی بی حفصہ	عبدالخالق	نوشکی	مدرسہ عربیہ عائشہ صدیقہ للبنات کلی فقیراں نوشکی	576
دوم	807	اسماء	عبدالحلیم	نوشکی	مدرسہ عربیہ عائشہ صدیقہ للبنات کلی فقیراں نوشکی	574
سوم	2728	بی بی فاطمہ	منظور احمد	کوئٹہ	مدرسہ دارالانوار للبنات گلشن اسلام سوسائٹی شارع شیر علی کوئٹہ	573

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1446ھ/2025ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (خیبر پختونخوا)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	13148	سدرہ سید	سید مسرت شاہ	پشاور	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات زریاب کالونی پشاور	589
دوم	11003	بشریٰ	محمد مختیار	پشاور	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات رنگ روڈ نوتھیہ جدید پشاور	557
دوم	5830	حناء	شمس الوھاب	صوابی	جامعہ احسن المدارس للبنات ڈاگئی روڈ صوابی	557
سوم	14071	لائبہ مومن	مومن خان	سوات	جامعۃ الحسنات للبنات اوگدے جنگورہ سوات	556

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	12739	ثمرین سجاد	محمد سجاد	خیبر	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	570
دوم	12736	شائستہ طارق	محمد طارق	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	563
سوم	10730	لیلیٰ صاحب	صاحبزادہ	دیر	جامعہ دارارقم للبنات گاؤں آخگرام واڑی اپر دیر	542

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15142	شاہ جان	جان محمد	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	583
دوم	14151	سارہ اشفاق	اشفاق احمد	پشاور	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات گاؤں سفید ڈھیری پشاور	578
سوم	15143	سکان طارق	محمد طارق	پشاور	جامعہ اشرف البنات باڑہ گیٹ پشاور	568
سوم	19884	اریبہ شفق	عبدالواجد	مردان	جامعہ طیبہ للبنات محلہ میر ے کورونہ مایار مردان	568

درجہ عالیہ سال اول بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	20217	شمائلہ	اجمل خان	افغانستان	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات بمبہ روڈ نوتھیہ جدید پشاور	585
دوم	10248	سنبیہ گل	رباب گل	صوابی	جامعہ سیدہ میمونہ للبنات گاؤں کلابٹ حریڈ خیل صوابی	583
سوم	23782	سنبیہ جعفر	محمد جعفر	پشاور	شاخ اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ ورسک روڈ پشاور	581

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	8192	آفراء فیض	فیض اللہ خان	ہنگو	مدرسہ تحسین القرآن گاؤں تختی بانڈہ ہنگو	588
اول	31481	سمیعہ	شیر شاہ	سوات	مدرسہ حاصر للبنات محلہ احسان آباد چوک کبل سوات	588
دوم	33938	حراء	محمد جاوید	مردان	جامعہ سیدہ فاطمۃ الزہراء للبنات گڑیالہ داتان خیل مردان	581
سوم	8191	نادیہ	محمد آمین	ہنگو	مدرسہ تحسین القرآن گاؤں تختی بانڈہ ہنگو	580

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	36693	شمسیہ	ضیاء الرحمن صدیقی	ایبٹ آباد	جامعہ نور القرآن والحدیث اقبال روڈ سپلائی ایبٹ آباد	594
دوم	70640	یسرا	عمران خان	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	586
سوم	94537	شمسہ بی بی	عمرزادہ	لوئر دیر	مدرسہ ام سلمہ للبنات محلہ ختنی ڈاعیری تیمر گرہ دیر	579

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1446ھ/2025ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (آزاد کشمیر)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1226	مریم افشاد	محمد افشاد خان	باغ	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات پرانی کچہری باغ	482
اول	1541	ارض سماء	فہیم اختر عباسی	راولپنڈی	جامعہ آمنہ اسلامیہ للبنات سیکٹر بی 4 میرپور	482
اول	1418	سدرہ بشیر	محمد بشیر	نیلم	جامعہ سیدنا ابوہریرہ محلہ صادق آباد رنجاڑ مظفرآباد	482
دوم	1373	مدیحہ محمود	محمد محمود الحسن	پونچھ	مدرسہ تعلیم القرآن خدیجۃ الکبریٰ للبنات راولاکوٹ پونچھ	480

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1272	نمرہ مقصود	محمد مقصود	باغ	جامعہ سیدہ فاطمۃ الزہراء گاؤں منہاسہ چمن کوٹ باغ	503
اول	1229	عذبہ یاسین	محمد یاسین خان	باغ	جامعہ اسلامیہ للبنات گاؤں چناٹ ملوٹ دھیرکوٹ باغ	503
دوم	1613	بشریٰ کوثر	عبداللہ	میرپور	مدرسہ محمدیہ الاسلامیہ نئی آبادی سکین پور چک سواری میرپور	500
سوم	1597	شبنم خالد	خالد خان	ہنگو	جامعہ آمنہ اسلامیہ للبنات سیکٹر بی 4 میرپور	483

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1682	نازش مقبول	مقبول حسین	پونچھ	جامعۃ الاسلامیہ للبنات الاسلام راولاکوٹ پونچھ	508
دوم	1547	کرن مجید	عبدالمجید	پونچھ	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات پرانی کچہری باغ	507
سوم	1969	زینت رانی	نیاز احمد	اوکاڑہ	جامعہ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رسول پور کالونی بھمبر	501

درجہ عالیہ سال اول بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2359	عدینہ سعید	سید کبیر اللہ شاہ	باغ	جامعہ احسن العلوم للبنات نزد مرکزی جامع مسجد باغ	533
دوم	2282	سونیا بی بی	صابر سعید	باغ	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات پرانی کچہری باغ	527
سوم	2286	عفیفہ افراز	محمد افراز خان	پونچھ	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات پرانی کچہری باغ	517

درجہ خاصہ سال دوم بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3857	مہرین فاروق	محمد فاروق	ہٹیاں بالا	مدرسہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ چکار جہلم ویلی	529
دوم	3273	عروج طارق	طارق حسین	سدھنوتی	دارالعلوم الاسلامیہ تعلیم القرآن پلندری سدھنوتی	516
سوم	3895	اقصیٰ	محمد اصغر	میرپور	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات نورالہدیٰ سنٹر ڈڈیال میرپور	510

درجہ خاصہ سال اول بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5925	عمارہ انتخاب	قاضی انتخاب احمد	مظفرآباد	مدرسہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ چکار جہلم ویلی	548
دوم	4876	کنزہ شاہد	شاہد حسین	باغ	جامعہ احسن العلوم للبنات نزد مرکزی جامع مسجد باغ	544
سوم	5980	خالدہ عنایت	محمد عنایت	میرپور	مدرسہ محمدیہ الاسلامیہ نئی آبادی مسکین پور چک سواری میرپور	541

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1446ھ/2025ء میں صوبائی سطح پر

نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (گلگت بلتستان)

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	11800	ماریہ فرحا	محمد ایاز	غذر	جامعہ دارالعلوم غذر	499
دوم	11959	ادیبہ شاہین	نور احمد	استور	مدرسہ ضیاء العلوم کلاکوٹ شونٹر چھوگام استور	487
سوم	11755	ماریہ یار ربیعہ	محمد یار	گلگت	جامعۃ البنات عیدگاہ روڈ کنوداس گلگت	480

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1446ھ/ 2025ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	46960	فاطمہ	قاضی نثار احمد	گلگت	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	496
دوم	47086	سیدہ رادوابہ نسیم	محمد نسیم	غذر	جامعہ دارالعلوم غذر	487
سوم	47332	ناصرہ	عبدالغنی	استور	مدرسہ ضیاء العلوم کلاکوٹ شونٹر چھوگام استور	485